

C-654

تذکرہ باقی (نواب باقی محمد خان)

تصویر

میں نے بب اپنے زائد کی تاریخ مرتب کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے ساتھ

یہ خیال بھی آیا کہ نواب تہ سید بیگم، نواب سکند بیگم اور نواب ثناء جان بیگم اور اپنے

نام و اساتذہ کی سوانح میران بھی مرتب کروں جو تاریخ جہاں میں غلام انشان تہ

مکتبی بنی۔ اس سلسلہ میں ب سے پہلے میں نے اپنی والدہ ماجدہ غلام خان نواب

ثناء جان بیگم کی سوانح عمری مرتب کی جو تئیس سو چکی ہے یوں کہ شہنا رخسار کا

حق بھر پر ب سے ختم ہے۔ ان کے بعد نواب سکند بیگم کی ہائف کی باری تھی جن کا

درجہ زمرہ سلاطین میں بلکہ سلسلہ فراز و بالاں جہاں اور اس سلسلہ خواتین اسلام میں

بھی جن کے نام تاریخ کمرانی کی زینت میں ب سے زیادہ ستارہ نمایاں ہے۔ لیکن ہنوز

میرا یہ ارادہ دل ہی میں تھا کہ نواب زادہ بیگم، غلام محمد عبید اللہ خان بھادسیہ خان

نے جو سے اس ہفتہ کے کچھ کے نے آبادی خبر کی۔ میں نے ان کو خوشی کے ساتھ اپنے

پانچ وہ لکھائیت رعایت و تفصیل اور منت و کوشش کے ساتھ مرتب کر رہے ہیں

جنت کہہ کا نام ختم ہو چکا ہے اور جنت تھوڑا باقی ہے اور انشاء اللہ قائلے مقرب مانع ہو جائیگی

ان کے بعد نواب محمد سیّد علی گرامی سے چلی مگر ان اور اسم اسٹیٹمنٹ میں ان کے مانت

لیکھنے کی نوبت تھی پانچ اس کی ابتدا ابھی میں نے کر دی ہے اور اگر خدا کو غلط ہے تو

بہت چلے وہ بھی بھرت کتاب مانع ہو جائیگی۔ ان سوانح عربوں کا زیادہ تر مواد

سمجھ گاری کا خدات سے حاصل کیا گیا ہے مگر اس سے کہ دفتر کا جنت برا حصہ تلف

ہو چکا اور بالکل کوہ لکھن اور کاہ برآمدون کی مثل صادق آئی ہے۔

نوابان بہال میں دوست محمد خان، وزیر محمد خان، نذر محمد خان اور نواب باقی محمد خان،

نواب ظفر اللہ سلطان، دراد علی خان، اشقام الملک کے سوانح بھی اس قابل ہیں

جن کو مرتب کر کے شائع کیا جائے۔ پانچ ان سلسلہ میں سب سے پہلے میں نے اپنے

دو دو ایچ نواب اراد اللہ ظفر اللہ باقی محمد خان صاحب غدار نعت جنگ سوانح لکھا

اتون سے مل

جو تحقیق و تنقید ایک جگہ جمع کرنے گئے ہیں مجلہ اس کے نامکمل رہا۔ ہانے

سے ہے اور مجوزا موجودہ صورت ہی میں چھپو اگر نافع کی جاتی ہے۔

سلطان جہانگیر

۱۰۰

۱۰۰

۱۰۰

تذکرہ باقی

آن دو گون کو جسی تھلید اور غور کا موقع ہے۔

ہذا میں نے ان خاندانی حادثات کو انہیں تحریر کیا

افذ کیا ہے۔

میں نے مزید صاحب کے نوٹ ایسے کیلچ خانہ جو

دوست محمد خان بانی ریاست کے ساتھ رابطہ

اتحاد رکھتے تھے انھیں بتایا ہے انہیں کے ساتھ

میں نے اپنے بھائی کے ہندوستان آکر ان کے ہر

خریبہ کی سرکون میں شریک رہے۔ جس سبب کی

جنگ میں ان کے بھائی مارے گئے اور جب سردار

پہاں میں داخل ہوئے تو کیلچ خان کو ایک قلعہ میں

مکان بنانے کے لیے ماریت کیا جو اس وقت تک انہیں

خاندان کے قبضہ میں ہے۔

سردار دوست محمد خان تیراہ مغل درہ خیر (افغانستان) کے

مطابق ۱۲۱۱ء میں آئے۔ پہلے دہشت کی ہر پرگنہ برسر کی

ستیرہ کی اور جہان ان کو جنگ و جدل سے سابقہ پڑا۔ اس کے

بعد رفتہ رفتہ سندھ و رانیوں کے بعد پہاں میں ریاست کی

بنیاد قیام کی اور ۱۲۱۱ء ہجری مطابق ۱۸۹۶ء یا ۱۹۰۱ء میں

میں انتقال کیا۔ (ذرائع اہل)

یہ میرے پہاں کے جانب شمال ۴۰ میل فاصلہ پر

~~یہ سب کچھ سن کر وہ بھی حیران رہ گیا~~

اگرچہ دونوں کے ساتھ یہ نہیں لگا جاسکتا کہ اُن کا دین یا سکین

انتانتان بن کر ناقصہ یا کو نسا گیا ہوں تھا لیکن چونکہ سردار

دوست محمد خان سے اُن کے تعلقات دور تھے اور انہیں

ساتھ وہ بھی ہندوستان میں آئے تھے اس نے یہ خیال

ہوتا ہے کہ اُن کا دین بھی تہراہ یا اُس کے قرب جوار کا

کوئی مقام ہوگا۔ اسی کے ساتھ سستی خیل اور غازی خیل ایک ہی جگہ کی

یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کلچ خان نے کب انہماں کیا مگر معلوم ہوتا

کہ اُن کا ادب و ادب دوست محمد خان کا قریب ہی رہا ہے

انتانتان جو کہ جب کو اب بار محمد خان صدارت کا

تھوڑا سا دور تھا کہ وہ اس میں شریک رہے اور

نوروز کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ یہ روزگار کا

مختصر نام تھا اور یہی وہی نام تھا جس کا معنی ہے

نوروز کا معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

معنی ہے پہلے کے دن کوئی نہ سمجھتا تھا کہ اس کا

جس کی فتح اور جی ہانتا ہو ایسی نہیں تھی۔ دستِ افتخار میں تھی

اور نیچے ریاست کے سیاہ و سپید کے مالک تھے۔ ان میں خدا

نہایت کا نام اور اس کی تہ و دبیت کیا خاک اگر ان کے گوشِ

سوزانہ آتا تھا وہ دنیا کے نامور اور مشہور غلامین کی

میتوں میں جگہ ہوتے مگر باوجود و تنگی میدان کے جہاں فخر

شجاعت اور بے مثل دلاوری کا ان سے ظہور ہوا اور جہاں

دینے کا یہ سزا داشتہ ہو کر اور جہاں آباد جا کر لوگوں کے

امیر محمد خان کی کورنگی سے راجہ ناگپور نے یہاں پر چڑیاں کا اور تھپہ

ہوٹن آباد کو فتح کر لیا شاہجہاں دیر محمد خان نے ان عادت کو ساتھ لے

جب دکن کے جہاں نے یہاں واپس آنے پر مجبور کیا تو اب جات ہو گیا

نے بڑی خوش اور محبت کے ساتھ ان کا چہرہ مقدم کیا اور کچھ سال گزرنے

پھر وہ جہاں دیر اپنی پرغاڑ کے لئے ان کی نسبت راجہ انکم نے اپنی

کتاب تاریخ آف سترل انڈیا میں حسب ذیل تحریر کیا ہے۔

(صفحہ ۱۹۹ جلد اول)

دیر محمد خان | نواب (جوتے خان) کے قریب ترین افراد میں

کالہ چھٹیا اور شریف محمد گنوار پرنسپل کرنے کی مانتو میں کامیاب ہو کر

تو رہا، ہماری بے کرسیوں کی جانب چل گئے۔ چوتھے نمبر

ان کا تاقیہ کا ایک ڈرائیو میں مسیحا بن گئے۔ غلام محمد قتل ہوئے

ان کا نام محمد علی خان تھا۔ یہاں پہنچ کر ان کا نام محمد علی خان

اسلامی تحریک اور اس کے مقاصد پر ایک نیا دور

اسلامی تحریک میں خدایاں کے پیغام کا پختہ اور صحیح درک کرنا

وہ لوگ جن کا ایمان اور غور و فکر کا دور

ان کے لیے یہ ہے کہ ان پر جو سچائی آئین اور تائید رکھ

نہی کرے اور ان کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے جس طرح

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے اس وقت

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

وہ لوگ جن کے لیے یہ ہے کہ ان کے لیے یہ ہے کہ

تعالیٰ علیہ السلام کے لئے اس کی نیابت ہوئی۔ اس کا منسلک تاج الہی

میں جو وہ ہے بیان مختصر طور پر صرف اس قدر بیان کرنے کا

موت ہے کہ وزیر محمد خان نے قریباً ستر سال تک بھوپال

کی حفاظت اور دشمنوں کی مدافعت میں سبابت دلیری اور جانی بازی

سے کام کیا اور دونوں باب بیٹے بھوپال کے عیادت و بندہ

د بقیہ شب صفحہ گزشتہ) (ڈکٹ نوٹ صفحہ ۲۰۹ جلد اول)

وزیر محمد نے جیسے سنگھ مارن میٹراہ کی ودان ملازمت میں ایک دن
کی محرم پر اپنے گھڑے کی دم کٹ جانے کی کہن وہ اس کی قدر و قیمت
خوب واقف تھے اور دم کٹ جانے کی وجہ سے انھوں نے اس کو ملکہ
نہ کیا۔ اس نشان کی وجہ سے گھوڑا بھی خوب شکر ہو گیا تھا اور اس کے
سوار کی شہرت بھی اس کی شہرت کے ساتھ مخلوط ہو گئی تھی۔ جاغیر بابا
کا جاتا ہے کہ پنداروں کی کتنی ہی تعداد کیون نہ ہوتی لیکن بڑے
گھڑے کے سوار کا نام خٹکے ہی وہ جاگ جاتے تھے۔

(صفحہ ۲۲۹ جلد اول)

وزیر محمد کی زندگی کے آخری کارناموں میں وہ کوشش تھی جو انھوں نے
اپنے اور فرشتہ محمد کے خاندان میں تئاریوں کے ذریعہ سے اشما پیدا
کرنے کے لئے کی تھی۔

(ڈکٹ نوٹ صفحہ ۲۳۰ جلد اول)

غیر فرشتہ محمد خان کی دختر کے ساتھ دوا با، نور محمد (خان) کی
نوادہ دوج وزیر محمد کے دوسرے اور باریٹ تھے) ہوئی اور
وزیر محمد خان نے دوا با کے بڑے لڑکے کے ساتھ اپنی بیٹی (دختر) کو
موجودہ وزیر محمد خان کی نواسہ لڑکی

وزیر محمد خان کی نواسہ لڑکی کے ساتھ دوا با کے بھوپال
کرنے کے لئے دوا با کے بھوپال کے بھوپال کے بھوپال

وہ خود ایک دلیرانہ جہاد سنبھال سکتے اور ان کی فوج میں

جی جیت سے چیدہ چیدہ جہاد اور باغی تیار ہو جاتے ہیں

ان کی جیت بڑی قوت جہاد محمد خان کی فوج میں منتہی

۵۱
جہاد محمد خان پسر محمد خان کے فرزند تھے۔

جہاد محمد خان وزیر محمد خان کی کل زانیوں میں شریک ہے

ادیوں تو انھوں نے ہر موڑ میں پوری طرح داد دینا

دی مگر جہاد خاص موقعوں پر اس جہاد بازی، تھوڑا

خیر خواہی و دعا داری کا ثبوت دیا جس کی وجہ سے

ان کی شخصیت اپنے اقربان و اشراف میں ممتاز ہو گئی۔ یہیں

دیکھنا چاہیے منو گھنڈہ

وزیر محمد خان نے ۱۱ برس حکمت کرنے کے بعد ۱۵ برس کی

مرمیں اشراف کا اور اپنے باغ (وزیر باغ) کا دفن کرائے۔

۵۲
محمد خان کا کوئی مال معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کتنا

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

سارے گھر اور گھر کے ہر کونے میں ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

مردم کے ایک دھندلے گروہ کی ایک عجیب سی حالت

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
راٹھور کے لئے اسٹیشن میں بیان وزیر محمد خان بی

بھائی کے ساتھ ساتھ کان کو زخم دیکھا ہے گو دین اٹھایا

اور اُن کا بہت دیر آئے گا بے حد تھیں و آفرین کی اور

فرمایا کہ اب تم ملازمت و مناصب سے گذر کر برادری اور

جاکت کے درجہ پر پہنچ گئے اگر حکومت اس ریاست میں ایک

روٹ بھی میسر آگئی تو اُس میں بھی چرستانی حصہ تھارا ہوگا

اور اس بادل و جان بازی کے صلہ میں موضع بنجاری جا کر

بٹھایا۔ اُس وقت ریاست کی آمدنی بہت ہی خلی تھی حکومت

کوئی سمجھ لے اذنی معلوم ہوئی لیکن سر جان اکرم نے اپنی تابعدار

لواپ نظر محمد خان کے زائد کی آمدنی () بتلائی تھی

قیاس ہو سکتا ہے اسی صورت میں ایک موضع بجا اور محمد خان

کا دینا ہوتا ہے کہ ان کے انعام سے کم نہ تھا۔

ان ہی راجوں کے صلہ میں ایک مرتبہ وزیر محمد خان

میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اسی طرح میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

کام اور محمد خان کو یہ بھی دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

محمد خان کے وزیر خیر خواہ اور محمد خان کے وزیر خیر خواہ

میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

استقلال کا ایک اور اندازہ ہو سکے گا۔ ایک مرتبہ بیان

محمد خان سے لوگوں نے اس کی طبیعت کی شائستگی اور اس کی

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

اور میں نے اس کی ہر چیز کو دیکھا ہے

میں نے یہ سوچا کہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے لئے یہ لکھ لکھ کر لیا ہے
 جو ہر دین پرست کا کرنا ہے۔ جیت تک ہمارے جسم میں
 جان ہے وہ پھر دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔

بیان وزیر محمد خان اس جواب سے بہت خوش ہوئے
 ان کی ملاقات

ہوئی۔

تھوڑے روز بعد ان کا یہی وہی دس بارہ جرح اور مستحسن
 ہون تو قسم کی تہاد کتنی ہی کثیر کیون نہ ہو جو ان میں
 نہیں رہ سکتا۔

۱۵
 وزیر محمد خان کی وفات کے بعد ان کے چھوٹے بیٹے نواب تھوڑے
 ۱۶
 نواب غوث محمد خان کی حکومت وزیر محمد خان کی کامداری کے ہی زمانہ
 میں بوجہ ناتاہیت کے طاعن ہو چکی تھی اور ان پر اس ایک آٹھ یا کچھ کے
 ساتھ مسبقہ ذرا ملتی ہوئی تھی وہ وزیر محمد خان کی طرف سے ہوئی تھی
 اور ہی اس کے اہل بھی تھے کہ جو ان پر مکران کرتے۔ مائے ریا ان کو
 عزیز کتنی تھی اور ان کی موجودگی سے ہر ایک قسم کی تقویت حاصل تھی
 اس نے جو ان کے وہ اعلیٰ مکران تھے۔ نواب غوث محمد خان کو ایک
 باغیہ مقرر ہوئی تھی میں پر انھوں نے تمام کر لی تھی اس نے وزیر محمد خان
 کے بعد ان کے بیٹے غوث محمد خان کو لگا کر یہی شیعہ اور بدستور تھے
 سابق سلطان میں فرار ہوئے جو ان پر وہ دے گئے۔ انھوں نے خود ان کو
 سے جو پلہ دین کے ہتھیار کے لئے مامور ہوئے تھے یہ ایک استاد پیدا کیا
 اور ان کی زبان کو فراموش کیا اور وہ غور سے مدد دی۔ اسی کا یہ نتیجہ
 کہ ایک ایک کچھ نے چند قتلہ پراں کو اپنے ہاتھ سے اپنے ہاتھ سے
 (وہ شیعہ پراں)

سید محمد علی شاہ نے جو کچھ کہہ دیا وہ سچا ہے

میں کی جانفشانیوں اور غلامیوں کا وہ خود برسرِ کار

ملا وہ اچھے سے جس نے ہنسی پر تیرا وہاں پہنچا

کی۔ چاہے وہ خان نے غلامی کی کرکھ دین سے نفع نہ کرے گا

تو یہ بیچارہ وہ غلامیوں کی یہ درخشاں غلامیوں کی یہ

ابھی تو کہہ رہا تھا کہ خان نے ریاست کی پٹا دیکھا اس قدر

کہ اس نے اپنے ہونے کو دیکھا ہے اس پر یہ غلامیوں کی

اسی زمانہ میں کہ اگر نری اور ریاست جو بال سے

ہ

ایک اور میر جیلے صاحب عباد کو پتہ اردن اور

ہ

تو اس کی غلامیوں نے اس وقت بہت

ہ

میر پا کر بھی اور کیا کے ال دہا ب کو دیتے اور

ہ

نے کرتے تھے غلامیوں نے جو صاحب صرف کی

ہ

کی کہ اس نے اس کے بارے میں اس کے بارے میں

ہ

ہ

ہ

کچھ بھائی محمد خان کو فوج کے تعین کیا۔ جادو

نے نہایت کوشش اور جانسختی سے اُن سے باز گردن

اسی علاقہ کو پا کر کر دیا۔ جادو محمد خان پابند اردن

سود بیا کی فوج کا جس من مہیر سے استعمال

اُس کا اندازہ اس واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب ہر

صاحب نے جادو محمد خان کو ادا محمد خان کی گرفتاری

کے لیے حکم دیا جو باغی اہل سوار و پیادہ کی محبت کے ساتھ

کے فوج میں موجود تھا تو جادو محمد خان صرف دس بارہ

سواروں کو ساتھ لیکر موضع تلین پہنچے جہاں ادا محمد خان

تعمیم تھا اور اپنے ہر ایسوں کو ایک کو س کے نام پر

جوڑ کر رہا کر دی کہ میری فوجیں جو کے با

لے یہ ایک چھپ چھپے سال مارا کہ تو میں ہے۔ یہ اُس خاندان کی
 فوج کے قبضہ میں تھا جو ان جو الہی بنے بنے ہیں سے ایک سلطان کرنا
 نے وہ ان کا بھائی تھا اور اس کے ایک بھائی نے اُس کے قبضہ میں لائے
 جو دولت و اس کے بھائی اس حکم کو ماتا کے کاروبار کے بدلے ہا
 سیدہ دین و اس کے بھائی کو یہ دیکر اس کے فوج کے فوج کی اور ان کے
 نے اور اس کے بھائی کو کسی شہر کے کوٹ پر لائے کے واد کر دیا
 سیدہ دین کو بھائی محمد خان نے اور ان کے بھائی نے سلطان کو
 لیا اور دین کے لیے ایک ایسوں کی حالت کے ساتھ نظر بند کر دیا
 کہ وہ فوج میں شہر سے نہ ہر اپنے قبضہ میں یا۔ فضل محمد خان کو جانی کی
 یکن آج کو بھائی محمد خان کے۔ جس کے خوب و خوب بانی ہے یہ طور و طرز کے
 اور ان کو جانی کو کسی کے فوج میں جانی ہر فوج ہے۔ ہر ان کا
 جو اس طرح ہے اس میں فوج ۱۶ ہزار میں اور ان کے فوجی ۱۶ ہزار
 دیوین ہے اس ۱۶ ہزار میں ہے۔ اس طرح میں ایک ہزار ہا اور اس
 نہ و اس کے فوج میں ہر ان کے فوج میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ
 اس کے فوج میں ہر ان کے فوج میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ
 ہر ان کے فوج میں ہر ان کے فوج میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ
 ہر ان کے فوج میں ہر ان کے فوج میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ
 ہر ان کے فوج میں ہر ان کے فوج میں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ

ایک ایک شخص جو کہ بیچ رہا ہے اور خود بارہ

سورج بانی کے یاد ہے اور خان کے لشکر میں

بیچ رہے۔ اور خان کے لشکر میں کرب اسٹاک

ان کا آہستہ ہوا تو انھوں نے تسلیم و تنگی کی اور

اور خان نے اپنے پاس بلا حقیقت ریاست کی

یہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ رند رند سیارہ رند

ساتھی ان کے پاس بیچ گئے۔ اور خان نے اٹھایا

مگر بارہ مرد خان نے اٹھنے نہ دیا اور اس کے اعتراضات اور ہائی

کے بہت سے افراد کے اس کو گرفتار کر لیا

جو چاہے وہ کی خدمت میں حاضر کیا۔ بارہ مرد خان

کامیابی سے پہنچا دینا ہوتا ہے۔

جاء محمد خان نے میر جبار کو اس درجہ خوش پایا تو

خبر کیا کہ تمام جہاں میں کوئی دلچسپ تمام جان نیر

پر سکا موجود نہیں ہے اس نے نظر محمد خان کو

ظہر اسلام مگر کاج حقیقتا ایک دلکش نام ہے بہت خیال

اسم محمد خان سے جان نیکال ہے میں کے نام پر ہے۔
سردار دوست محمد خان نے ۱۲۵۹ء میں یہاں ایک مسجد اور
میر کا تھا اس میں کوئی بار محمد خان دونوں میں یہ علاقہ
نوب پات محمد خان کے صدر میں یہ محمد خان ان بیات نے
مدار اسلام علیہ صوبہ سوڈان کو دیا تھا ریت
میر جبار کے قبضہ میں تھا۔

رہتا ہے لیکن چونکہ علاقہ غیر ہے اس نے اس سے

میر جبار نے فرمایا کہ گورنر جنرل صاحب جادری کی خدمت

میں لکھا تا ہے بد نظری جواب دیا جائے گا

نظر محمد خان کو ب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو

جاء محمد خان کو لکھا کہ اگر ظہر اسلام مگر ہم کو مل گیا تو

ایک خط باقر اس خط کے خواہ میں ہم کو دیا گیا ہے۔

پانچویں اسامہ گڑھی سندھی کو عابد محمد خان کو

سویا باغ باقر میں ہر وقت ہوا جو اس کا نام محمد خان

دین محمد بن محمد بن باغ و باغدار اس کا نام دین محمد بن محمد بن باغدار

اسی آثار میں عابد محمد خان کے بیان بنام بھال

محمد محمد خان کی ولادت ہوئی۔ نظر محمد خان نے

میں کی ولادت کا جشن کرتا مہلا زمان توج کو

بند و تین سر کرنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ آج کفایت

کا جشنی پیدا ہوا ہے اور جو کہ بخشی جب ^{نہل ترا} ۱۱۱۱

داعتراسے ریات سے میں بلا اُن سے بڑھ کر

اس نے جلد اس وقت کا ادا کرنا چاہیہ

چنانچہ اس وقت شیرینی کھانے کے تمام فوج کو تقسیم کیا اور

رقص و سرور کا حکم دیا اور اس ولادت کی اطلاع کے لئے ایک

خط بھیر پٹہ صاحب کو بھی لکھا۔ بھیر صاحب اس خبر کو سن کر

بے حد مسرور ہوئے اور بارک باد کی توہین سر کرنے کا

حکم دیا۔

اس محکم کے بعد بھادر محمد خان خرید نیکانی کے ساتھ حاضر

ہوئے اور عطا سے قلعہ اسلام نگر کی بارک باد دی۔

نظر محمد خان جس وقت قلعہ اسلام نگر میں داخل ہوئے تو ان

انتہا کی خوشی تھی۔ انہوں نے بھادر محمد خان سے ودیعا

کرسمہ پاں چل کر منصب و جاگیر عطا ہوگی۔ لیکن مثبت ایزد

نے یہ وعدہ پورا نہ ہونے دیا اور نظر محمد خان کا انتقال

ہو گیا۔ نواب نظر محمد خان کے گھر میں مرگئے ان کے

وہ ایک عظیم الشان اور بڑے بڑے لوگوں کا گھر تھا۔

سننے پر کہ کونسا چمکے۔ وہ تین سال کے بچہ دہس آئے

اس وقت وہ اب بیکم صاحبہ کی سہ ماہی کی دس تین

بکھون نے ہر جا در محمد خان کو محمد بکشیگی پر کما کر دیا

وہیں دماغین نے اب نیز محمد خان نے جاں محمد خان کے

اب وہ اب نظر محمد خان کے بچہ اب کھنڈ بیکم شہید ہوا تسلیم

کہ کھنڈ بیکم وہ بہت کم سن تھیں اس نے اب بیکم صاحبہ کی

رہینا مقرر کی گئیں اور وہ سلام کی رہینا رہیں۔

اب وہ اب ہر جا در محمد خان کے بچہ اور اب بیکم بیکم

کہ یہ اور فرما تھے۔ یہ انتہائی اب نظر محمد خان کے اب

تو وہ بیکم نے یہ رشتہ دارا اور سندھ اور اکبر دوت

کتنے کہ وہ اب بیکم بیکم کی نسبت کر رہی تھی اور یہ بیکم

کہ وہ بیکم کے بچہ وہ سندھ کی رشتہ دار نے جانیں لیکن ان کے

دودھ ملنے اور ایک انھی، ایک چھوڑا کرنا دینا

نابت نرالی اور باقی محمد خان اور ان کے بڑے بھائی

مدر محمد خان کے دودھ روپیے بویہ سیوہ خوری کے لئے

منقولہ کے۔

۱۱
نیر محمد خان کے بدب نواب جاگیر محمد خان نے شیش

۱۲
بر پاک اور ایک کثیر مہبت فراہم کر کے آشتی میں جنگ کی

نیاری کی تو جہاد محمد خان بھی مقابلہ کے لئے پہنچے گئے۔

نواب قدسیہ بیگم صاحبہ اور جاگیر محمد خان میں عرصہ تک خانہ جنگی

۱۳
میں اور بالاخر خانہ جنگیوں کا یہ نتیجہ نکلا کہ نواب جاگیر

۱۴
نواب کھنڈہ بیگم کی نسبت نیر محمد خان سے فیض ہوا ہے کہ جہان سے

نسبت کی اگر انھوں نے قبل از وقت نظام اور پٹیا کا قضا کیا تو اب بیگم

نہیہ اس عمارت کے مد سے جو ان سے ہوا تھا نہیں پاتیں تھیں کہ

وقت میدان سے بچا نکاح اور سند نشینی جو با۔ اس سے خانہ جنگیوں کا

ہر گزین اور با غرضیہ نظام کو نہیں جوتہ۔ ہر گزین کرنے کا

نفعہ نظام کا تھا۔

۱۵
کہ یہ حصہ چھوٹا ہے۔ یہ قلعہ ہمیں جان بوجھ کر لیا گیا ہے۔
۱۶
انج سے۔ کھٹ ٹھیک میں یہ حصہ سرکار مارٹر سے تعلق تھا۔
۱۷
جو یہ حصہ تمام پر گزرا۔ اور جو تیسرا شہر کی پٹھانوں کے حصہ میں آئے۔
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہم نے خود کو اپنے لیے یہ دو چیزیں چھوڑ دی ہیں

آسمان گرین برائن اسٹریٹ کے نزدیک پائتا تو ہمارے

خوشی کے لیے آگاہی حاصل اور وہ بھی جواب دہ ہے

کے ساتھ آسمان گرین برائن اتات گرین ہونے

جب وہ آسمان گر جانے لگے تو انھوں نے بار بار

کے دریافت کیا کرتے تھے یہاں پر آیتیں

معدہ اور مرتبہ کو پسند کرتے ہوئے ہمارے ساتھ رہنا اور

منصب کو چھوڑنا پسند کرتے ہوئے بار بار مدد خان نے

نہایت خوش اور غصے کے ساتھ جواب دیا کہ جو

ہر کام کو حاصل ہے وہ یہاں وزیر مدد خان اور

نور محمد کا نام کی شایات اور احادیث کی وجہ سے یہ زمین

اور میری اولاد پر گراؤ گا اور انہیں کر سکتی کہ اپنے مرتبوں اور

مستوفیوں کی اولاد کو بھول کر احسان انہیں سے نہیں۔ آپ روزی

کے ہمراہ اسلام مگر میں ٹان جوین کا آپ نسبت بیان کا ہزار

نعمتوں کے بھتر اور آپ کی اولاد نے عذرت ریاست کی سبب ملاری

سے بد معاہدے کا نقل ہے۔

یہ روح شرافت جس طرح کہ عباد محمد خان میں تھی اسی

طرح ان کے بیٹوں یعنی صدر محمد خان اور باقی محمد خان

دنواب امر از دولہ جہا عباد میں بھی موجود تھی۔ انھوں نے

آپ کی تائید کی اور سرکار قدسیہ و سرکار خلدیشین کا تائید

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

میں نے یہ سب سنا ہے۔ یہ سب سنا ہے۔

پیکار ہر قوم نگزین زمین ان احسان شناس

جان نثاروں نے دہلی پر اپنا گزراہ کیا۔ نواب محمد معین الدین
نے ان کے دھوکے چارستان کے جید قند جاگیریات میں خوب نیکوئی
کرائی مگر اب ہم نے ان کے اپنے جاگیرداروں ان کو یہ سہ نکھڑا
کوئی کام نہ تھا اس نے برداشت نہ کیا مگر جو کہ وطن چھوڑ

بچے کا ارادہ کیا۔ وکٹمن جیپ پونیکل اسٹیٹ کے

اس پروانہ راہداری کے لئے گئے۔ ایسٹ میک نے اُن

کی بہت خاطر مدارات کی، اپنا ٹھکان بنایا مگر پر وادہ راہدار

نہ دیا کیونکہ یقیناً ایسے چار شخص کا بھرپاں سے ملاپ

اُن کو منظور تھا وہ دوسرے روز خود میسر سے اپنے

ہمراہ یکے بھوپاں آنے اور نواب مجائیکر محمد خان سے بغیر

دلیفہ مقرر کرادیا۔ چند روز کے بعد وہ ایک مہم پر

جیسے تھے۔۔۔ اس لئے کہ ہاتھ میں گدیوں

کے ساتھ ہمارے کئی کئی گریز میز ہسپتال کے

تھے اور کئی۔۔۔ جادو مردان نواب صاحب کے کم سے

دو تو ہیں اور کچھ سوار پیادے لیکر انگریزی فوج

کا دور کو پہنچے۔ ہمارے پانچ ہزار بندے جلے کا چا

پر۔ اس لئے کہ پرب خون کے ارادہ سے جمع تھے۔

جادو مردان یہ خبر سنتے ہی سید اس سے چاروی

پر پہنچے اور افسر محکم کی صلاح سے ایک جانب سے نذر

کے ہمارے کو گئے۔ دوسری طرف اجین صاحب (افسر)

کے۔۔۔ اجین صاحب آئے بھی نہ پائے تھے کہ جادو

۱۵ ہزار تھے ۲۲ ہزار کے فاطمہ پر ہے نا اہل تھے
شری کی ایک تصویر کا مصدقہ ہے اور چنانچہ مصدقہ کا لکھنا ہے

پہلوان کے سپر پٹا پیسے اور تھوڑی دیر میں تمام

نات گروں کا عمل عام کر دیا اور جو ٹھوڑے سے

زندہ بچے اُن کو گرفتار کر لیا۔ اجین صاحب اس

دلاوری و تدبیر سے بہت خوش ہوئے اور ایک چار

ویا جس میں اُن کی بہت دلاوری کی تعریف تھی۔ یہ

پردانہ بیکر وہ نواب صاحب کے حضور میں حاضر ہوئے۔

نواب صاحب نے غلت بخشی گری مرمت فرمایا اور فوجی انتظام

کے لئے ^{ہے} مواصلات کے موافق مع ذمہ داری فرد آبادی

صاحب ذیل پردانہ کے ذریعہ سے تفویض کئے اور مل

اختیارات مرمت کئے۔

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

وہ کہتا ہے کہ یہ ایک بڑا بڑا شخص ہے

میر محمد خان

اپنے زبانی حکم کے ساتھ

اور خفیہ کے ساتھ

مناہت مددگی کے ساتھ ادا کیا۔

میں اپنے آپ کے کل نمونہ تھے۔

میر محمد خان نے

مذہم کے اور ان سے نذرے کر خراج کر دیا۔

نے بیان خود احمد خان کو اس وقت رہیٹ تھے

میر محمد خان کے مازوں کو برحق کر دیا اور ان کی

تواہ قرض لے کر ادا کر دیا اور بیان احمد خان

کی جاگیر سے قرض ادا کیا جائے۔

بیان احمد خان نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا اور

میر محمد خان کے غلط پرانہ منصوبے سے

دان لڑا کا گیا۔

تھے اسیرانہ لڑائی میں مددگار تھے ساتھ ساتھ

انہیں کے سربراہوں میں کے جلد میں ملت اذیت

نصرت چکنا لیا۔ اپنے زائد بشیرہ میں اس نانا

کے مطابق فوج کا بہت اچھا انتظام کیا تھا اور ہیشہ

کے غزوہ اور جان نثار رہے۔

گجرات آنے کے بعد ماہ صرف ۶۷۷۷ میں بارہ

(پندرہ ماہہ مفر گزشتہ) قلاب کے لئے بھیجے گئے اور لگھو

سیدھے پہنچ گئے۔ اس وقت اس وقت کوڑا

ہوئی۔ اسیرانہ خان سے اپنے دو دن بیٹوں شیر مہنا

اور اگر مہنا اور دو دو دلاوتوں کے زینہ گرفتار

اور محمد اسیرین دو دن زکون کے ساتھ نامہ زینہ کی قید

اور اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

اور اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت اس وقت

اور ایک سال تک بیمار رہے روز بروز مرض بڑھتا گیا اور

آخر میں اُن کو بھکی کی پیاری ہو گئی اور پھر وہ بھکی لگی جریشہ

یات نفلع کر دیتی ہے۔ غرض یہاں صفر ۱۲۹۵ھ کو بدھنوب

بسیٹ زیادہ بگڑ گئی اور بارہ بجے رات کو انتقال ہو گیا۔

نواب بیگم ماجہ ندیہ بیج سے صدر محمد خان کے کھڑک

ہائیں اور غلام تک دہن قیام فرمایا۔ ریات کے تمام اہل

داخلے عہدہ دار اور لازم ہندو اور مسلمان شہر کے باشندے

تقریباً چار ہزار کے صدر محمد خان کے مکان پر جمع ہوئے

ان کی وفات سے شہر میں ایک کھرام مچ گیا تھا۔ ہندو مسلمان

میں سے جو شخص سنا تھا افسوس کرتا تھا اور اُن کے

حسن اخلاق اور محراب نیون کو یاد کرتے تھے۔

یہ اپنے باپ میں جو ان کے برابر تھے تو اب

اپنی مدد خان کے باپ سے تھے ان کے ہونے

اب یہ اپنے ان کی دختر رحمت اللہی و فاطمہ

کے نزدیک ہے اور ان کے والدین کی قبر اس میں ہے

ان کی اودھ دین صرف بھی دخترین جو ان کی وفات

کے واپس بد دنیا میں آئیں -

ان کی بائیں میں ہے ایک گاؤں کی بائیں ان کی بڑی کے نام کی گئی اور دوسرا

سب سے پہلے بائیں میں اپنی مدد خان کی بائیں میں رکھا اور اب اپنی مدد خان کی

سب سے پہلے بائیں میں بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوا تو خیر مدد خان کا پورا

تحت مرثون کا ان کا بیرون کے نام کرنا چاہیے -

نواب باقی محمدن

پیدائش اور تعلیم و تربیت | نواب صاحب ماہ شوال ۱۲۳۰ ہجری

میں پیدا ہوئے۔ سن شعور کو پہنچ جانے کے بعد اُس زمانہ

کے دستور کے مطابق اُن کی فارسی کی تعلیم شہرہ دم کی گئی چونکہ

نواب صاحب ابتدا ہی سے ذہین اور نو کی تھے اس لئے

بست جلد فارغ التحصیل ہو گئے اور فارسی ادب میں پوری

مہارت حاصل کر لی عربی بھی جانتے تھے۔ فنون سپہ گری

کی تعلیم اپنے خاندان میں پائی اور تھوڑے عرصہ میں اس

پر کمال حاصل کر لیا۔

عزت : چین مدم ہر اک ابتدا میں

وہ صلیب کی کشتی میں آکر جو سے حرکت نامم ہوا ہے
اس کے خلاف وہ انہوں نے اس کے خلاف کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھا
اس کے خلاف کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھا
اور اس کے خلاف کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھا اور اس کے خلاف کیا تھا

اور ان میں داد شہادت دی۔ آئینہ کی لڑائی میں

ان کا نام نصرت کے ساتھ آتا ہے۔ مدد محمد خان

جب ہم کو ملے تو ان نے ہمدہ یا بت بھیلے کے اسباب پر

اور غایت ہر نیاری وقایت سے اس ہمدہ کا کام ہوا

وہاں وہ جب باپ کا انتقال ہوا اور بڑے جانی ان کی جگہ

بخش مقرر ہوئے تو یہ مستقل طور پر نائب بخش کے لئے۔

اس کے بعد بخیل کے ہرگز ہوا۔ مدد محمد خان نصرت جگہ کی دیکھ کے

یہ سب کچھ لکھ کر اس نے اپنے اُن کے دوستوں کو بھیج دیا

نہ تھا اس نے اس اہم ذمہ داری کے عہدہ پر اُنھیں کاغذ

کیا گیا اور جو خطاب، شہرت، جگہ، اُن کے بجائے کا تھا اس

یہ بھی ماننا چاہیے۔

اُنھوں نے انتظام فرج میں اپنے بجائے سے بھی زیادہ

پہنچائی اور اپنے بجائے کے زمانہ سے اور بھی زیادہ فرج کو

آراستہ و پیراستہ کیا۔ سب سے پہلے اُنھوں نے پیدل فرج کو

طرف توجہ کی اور جس قدر نقص تھے اُن سب کی اصلاح کی

اور بہت عہدہ حالت پر چھوٹا دیا۔

چونکہ وہ اب سکندر، گیم صاحب، بیانیہ، فرج، اور محمد خان کے

رہنما تھے اس لیے بعد ازاں فرج خوش ہو کر کیم فرج

میں آئے اور ان کے ساتھ ہو کر پھر فرج میں آئے۔

مردی که در این کتاب در بیان حال و سبب این است

و در بیان حال و سبب این است

کتاب

یک کتاب که در بیان حال و سبب این است

آن شین زن شده و از آن حال نه دیت

پادگان ذکر از سال حاضر اول تا حاضر ثان

و حال که در مورد کتبان این صاحب و کتبان

مفسد و غیره و این نفرای پادگان و غیره

و یک کیفیت که از آن حال نه دیت پادگان ذکر

مفسد و غیره و این نفرای پادگان و غیره

آن شین زن شده و از آن حال نه دیت

پادگان ذکر از سال حاضر اول تا حاضر ثان

و حال که در مورد کتبان این صاحب و کتبان

مفسد و غیره و این نفرای پادگان و غیره

و یک کیفیت که از آن حال نه دیت پادگان ذکر

مفسد و غیره و این نفرای پادگان و غیره

آن شین زن شده و از آن حال نه دیت

پادگان ذکر از سال حاضر اول تا حاضر ثان

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ دوسری بار دیکھا گیا

ذرا سیب کا مٹکانا اگرچہ نکل سہا ہوا تھا لیکن میں

ماتھی سے بھی محروم نہ تھا۔ غنوں سپہ گری کے ساتھ تھا

ان کی تعلیم بھی اجرتی تھی لیکن یہ تعلیم اس زمانہ کے تھی

مطابق تھی۔

ذرا سیب کے انتقال کے چند دن بعد ہی ہے ان

کا کوئی تعلق ریاست کے کاموں سے نہیں رہا۔ اور وہ

تو تین جو بہترین دماغوں میں نشو و نما پاتی تھیں بیکاری کے

بانت رنگ آلود ہو گئیں۔ ان کے بعد دوسری نسل میں

تعلیم کے جانب زیادہ توجہ دینی چاہئے تھی اور سب

اس قدر قدرت رکھتے تھے۔

یہاں بلیف محمد خان امجد محمد خان نے بہت کچھ اپنی اولاد

دیکھو کہ کتنا افسوس کا اظہار کرتے ہو

مگر سر دیتے تھے۔ ان پر مایہ کا

نواب صاحب نے ادا کرتے تھے۔ اور ہم

نبی کے ساتھ بے انتہا محبت و شفقت تھی۔ اُن کے

سے ایک ایک رحمت اللہ بھی تھیں۔ جویان مجید محمد

کے ساتھ گھڑا ہوئے۔

یہ تمام خاندان ایرانہ طور پر بسر کرتا تھا۔ اور کبے

لئے مقبول انتظام مشیت تھا۔ نواب صاحب کے انتقال

کے بعد قاعدہ ریاست کے مطابق جو زیورات

دریہ نواب تھا۔ جہاں بگم کے چیز میں علاوہ

تھے وہ اس غرض سے واپس ہوئے کہ اُن

کے ترکہ میں سے عین اور میر کا والدہ جمع ہو۔ جاگر

میں سے جو نقد جمع کیا جاوے اور اُن کی کمالات

اور میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔

گندہ۔ بدتر سے۔ اُن کی اور اُن کی بیوی کے تھوہون کا

میں جاگزیارت سے تھوہون۔

صوبہ کی جاگزیارت جو بیوی میں بڑی تھوہون جو بیوی

اور بعد بیوی کہ سونہ پٹی گئی تھوہون۔ حسین کی بیوی

جو چوٹی تھوہون اُن کا انتقال نواب صاحب کے روز ہو گیا

تھا۔ اُنہوں نے دو لڑکیاں چھوڑی تھوہون۔ ایک کی

نکاحی بخشی مروت محمد خان سے ہوئی۔ اور دوسری کی

نکاحی میلن لیلی محمد خان سے ہوئی۔

میں پہلے ہی لکھ چکی ہوں کہ میان صدر محمد خان کا

بھی نواب صاحب کے سامنے ہو گیا تھا۔ اُن کی

کا جاگزیارت سے تھوہون۔

کوشش و جہد کر مدد مگر وہ نفس اور غلبہ

تمام دلائل و سبب مائید آن شیعہ کو در نظری

بروزی ۱۳۲۵ داران سید احمد خان گردیندہ

است لیکن بجا ہر بخشی باقی محمد خان صاحب نفرت

خیزد و بابت تریب پوشش و ردی و گردن قو

کو تا ہی نکودہ اند بجلد و سے این کوشش و جہد

عاف کردن چهارم جاگیر بخشی باقی محمد خان حب

نفرت فک و زد و ج بخشی صدر محمد خان مرحوم

کہ تہ ادا چار صد و دہ روپیہ و سیرہ آ

از سان اسلہ فضل بیار ناب و انبلاط

می شود۔

ابس یادداشت کہ سیر صاحب موصوف نے بہت

خوشی سے منظور کیا اور زر چارم مان کر دیا گیا

پہل فوج کے جب تمام انتظامات درست ہو گئے

و ائمہ نے رسالوں اور ترجمانے ویرہ کو نیا

رنگین و شادمانی کے ساتھ ساتھ

دیکھو۔

ذہب کندہ رنگ مایہ آں کے گہرے نشانات سے بہرہ

خوش دین اور اس کے طہرین میں دیا کی ہو

ریت کے نشان تھے ملا کرنے کا بخیر کا اور اور شاہ

مطہرین و ارجہ ہائے سفیدہ کہ کپان دیم فریڈ رکھیں

ہو لیکن اینٹ کو ب ذیل یادداشت کھی کر۔

دارالحمام محلہ مال الدین خان صاحب

دستہ حمام دیو ان کش رام جبار اہر اہل

معدہ انے مذکور میں دیا کا باد نے جاؤ اور

معدہ آن ہوا وہ شہر دیو مال تھو دان

نشان اے فرج سیاہ ہر آل نعت و مدح

ہوئے باقی حرم خان صاحب نعت نگار و ناچین

معدہ فرج سیاہ ہر اہل و عیال و عیال و عیال

معدہ فرج سیاہ ہر اہل و عیال و عیال و عیال

میں نے ان کا خیال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

میں نے ان کا حال دیکھا اور ان کا حال دیکھا

اس کی نظری آگئی اور باقی محمد خان کو فیس و پاکی

غایت کی گئی اور سوردپہ ماہانہ کی جاگیر ان دونوں

چیزوں کے لئے مرحمت ہوئی۔

باقی محمد خان جب تک اس عہدہ پر رہے ہمیشہ

غایت مستعدی و قابلیت اور دیانت سے فرائض

انجام دیتے رہے اور بھی جانفشانی ان کے روی

منصب کے لئے منتخب ہوئے اور ان کا فرض اس مسئلہ پر تھا

کہ یہ نتیجہ نکلا کہ وہ ایک صحیح حکم ہے جو خدائی

کے منصب پر جو شخص امداد دے گا وہ ان سے گریہ کرے گا

وہ سارا جہاں کے دشمن کو ایسا خدا فرمائی پر

اے ایسا کہ آج یہ خدا ان رئیسہ ماں کا خدا

معاذ ہے

لا ارب فاجہان بگیم خدا کان اکے تھ | نواب بکھیکم
شادی

ہے وہاں میں روز بروز ان کی اطاعت و قابلیت

ور دیگر از ماں امید کی وجہ سے عظمت بڑھتی

یہ نوان تک کہ جب ان کو زراپا جہان بگیم اس کے خدا

اور وہاں کا حال یہ تھا کہ ان پر نظر انتخاب پڑا

وہاں وہاں کے شاہ جہانی۔ مگر حقائق میں بعض

کے ہیں۔ ان کے لئے کہ ان کو بہت نیچے لکھ دیا گیا

قدر کفہ فرید کی ہے کو جب بیان فوجدار محمد خان کے بعد ذرا

سکند بیگم خاندان ریاست جوین اُس وقت گورنمنٹ سے یہ ار

قرار پایا تاکہ نواب سکند بیگم اُس وقت تک ریختہ ہنگی

جب تک شاہجہان بیگم ۲۱ برس کی عمر کو پہنچیں اور شاہجہان بیگم

کی شادی گورنمنٹ اور نواب سکند بیگم کی پسند سے کی جائیگی

اور نواب فٹاہ عہان بیگم کا شوہر مسند نشین ریاست کیا جائیگا

اس قرار داد کے مطابق گورنر جنرل صاحب جامہ نے ایک فریڈ

کے ذریعہ سے شاہجہان بیگم خاندان ریاست کو نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کی

شادی کے تعلق ہدایت کی مگر نواب سکند بیگم نے اس فریڈ کے

موصول ہوتے ہی اراکین و امیان ریاست کے پاس

تمام تیلین جو عہدہ خیر اور خاص ریاست ہمال کے راجہ کے

مردانہ و زنانہ کا اس کا مرتبہ کا ایک حسین نمونہ

ان کو کھانہ پکھان کر دینا اور دینے والے کا اس

ابن خلیفہ کا اپنی برائیوں میں ریاست کی سرسبز و سرسبز

مرد و عورتوں اس کا نام تکرار کرنا۔ اس مشعر میں

نویسہ باقی محمد خان بھی شریک تھے۔ انھوں نے امراد محمد خان

مرد و عورتوں کے تعلق سے اسے دی تھی اور بعض راہبین بھی

ان ہی کے ہمراہ تھے۔ امراد محمد خان اور لڑکوں کے

تالار میں جو اس وقت موجود تھے نبیلہ الطرین، خوش ملیں

عظیم المذاق، سلیم الطبع، شکل و شمائل میں اچھے اور میان

محمد خان کے نواسے تھے۔ اب یہ تعلیم و تربیت نہ تھی

اس نے باقی مومنان کی شریف میت نے اپنی آواز دی کہ

دوسلے موجودہ مان میں جو بگ بگرتا اُس کو انتخاب کیا

اور یہ راکھی کہ جو شخص منتخب کیا جائے اور اُس سے اتوار

یا بائے تو اُس میں جب ذیل شرائط تحریر ہونا سب میں

اہل احمد ریاست میں سے برکام بغیر اراکین دیگر خاندان
ریاست کی معدوم دشوہ کے معض اپنی سامے اور پسند سے
خلین کردن گا۔

دوم اپنی زندگی تک نواب سکند بیگم کا پاس ولما غذا آتا
اور حفظ مراتب جیسا چاہئے رکھن گا اور خایہ سے مدد کی

املاط و قرآن برداری میں مثل غنہ مومن کے کوئی دقیقہ
فرغ نہ آتے خلین کردن گا اور ہمیشہ اپنا مالک و مرسل اور

سمجھ کر اپنی بھتری، بیہودی اور سیتا کی بیہودی کا جو کچھ
حکم ہو گا اُس پر عمل کردن گا اور سر مو اس سے تجاوز نہیں

سوم آنکہ مذیل لوگوں کو اپنی حجت میں خلین رکھن گا

اور نہ امر سیتا میں داخل اور اعلیٰ مرتبہ پر پہنچان گا کہ

جس کا وجہ سے ریاست اور شرفا کو نقصان نہ پہنچے۔

نواب سکند بیگم نے جو بات موصول ہونے کے بعد سب کی راؤن

پر غور و تنقید کی اور یہ نتیجہ نکالا کہ جس قدر لاکھن کے نام تجویز

[illegible]

میں کوئی شخص ایسا نہیں جس میں وہ

تمام صفات موجود ہو زندگی کی ایسے ازدواج کے لئے

ضرورت ہے اس نے کسی کی نسبت مندرجہ نہیں فرمائی۔ دوسری

مرتبہ پھر خود ہی خواب باقی مردمانِ نعت جنگ مانتا تھا

کیا اور بعد اسٹغفار دھن بجا دیوہ مکیم شخراویج، دارالحمام

محمد جلال الدین خان، محمد الحام کتن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، محمد الحام کتن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، محمد الحام کتن رام، غلام محمد دوم

محمد جلال الدین خان، محمد الحام کتن رام، غلام محمد دوم

اس کے بعد غور پر گھنٹے اور وظائف کے انہوں نے

کے لئے ان کی قابلیت و صلاحیت پر مبنی ہو، نہ صرف ان کی

علم و فن پر مبنی ہو، بلکہ ان کی شخصیت پر مبنی ہو اور ان

انہوں میں سے بہتر اہل علم کی توقع جو نواب شاہجہان بیگم

کے شوہر کے ساتھ واسطہ تھیں اور ان کے اس جذبہ بظاہر

کا جو خاندان وزیر محمد خان کے خلیفہ اور اپنے اہل

کی تھیں، افراد اقربا کے آداب کا پاس و لحاظ رکھنے

اور ہم وطن لوگوں کی پرورش و ہمدردی، ارکانِ قیام

کی عزت کا خیال غرض ان سب باتوں کا متصل تذکرہ

اس تحریر پر اراکین ریاست نے غور کیا اور نواب

کنڈر بیگم کی رائے سے متفق ہون گئے۔

اس کارروائی کے بعد خود نواب شاہجہان بیگم سے رائے

کون سے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہاں کے
رہائے کے لئے جو ملک میں انہوں نے بھی سفر کیا

دریافت کیا ہے۔ کیا وہاں کے رہائے کے لئے

کون سے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہاں کے

رہائے کے لئے جو ملک میں انہوں نے بھی سفر کیا

دریافت کیا ہے۔ کیا وہاں کے رہائے کے لئے

کون سے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہاں کے

رہائے کے لئے جو ملک میں انہوں نے بھی سفر کیا

دریافت کیا ہے۔ کیا وہاں کے رہائے کے لئے

کون سے ملک میں پیدا ہوئے ہیں۔ کیا وہاں کے

رہائے کے لئے جو ملک میں انہوں نے بھی سفر کیا

دریافت کیا ہے۔ کیا وہاں کے رہائے کے لئے

یہ کہ وہ حق تلخی کے صحت سے شکلات پیدا ہونے کا

خطر ہے جیسا کہ ان کو خود تجربہ ہو چکا تھا کہ بد نواب

نظر محمد خان کے وہ از رو سے ہزارہ و حقوق شرعی ریتا

کی مستحق تین لیکن نواب جہانگیر محمد خان بے شک ہونے کے

نہیں مگر ان قرار دے گئے ، خانہ جنگیان ہوئیں ، خانہ دانی

خانگی سرتین برباد ہوئیں اور طرح طرح کی تکالیف برداشت

کرنی پڑیں ۔

ان وجوہ اور اس تجربہ کی بنا پر انھوں نے ایک پزیردہ تجربہ

کونسل میں ارماں کی جو قطعہ کی گئی اور ایٹ نواب کو زیرِ عمل

کاغذیہ موزعہ ، رنو بر مشہور ہے این مضمون موصول ہوا

چند کتابیں لکھیں اور ان کے نام یہ ہیں

پہلی جو آپ اس کا جواب کہ نہیں دیا ہے
اس نے آپ کا جواب کہ نہیں دیا ہے
تیسری کہ تم کہیں کہ اس کے قانع نہ ہو سکتا
کہ اب پسند اپنی تجدید کردہ وہاں پر غارتگی
جو اسے نام جواب ہے گا اور جواب تا بجا نہ لیں
وقت چلتے سن بدائع کے مدائن دستور و دستور
ہو ن گی۔ اور انتظام دیکر کہ ان مشقہ نے آ
کو بدگران قرض سے سبک دینا اور غارت
خود پند دلت سے جو نرب اللہ سے آئندہ کہ
بھی زانہ ریات تھارے اقدین رہنا باہلہ کہ
تھارے قلم اور از سے جواب تا بجا نہ لیں
اور وقت نام پر اختیار ریات کا ان کو سر نہ پاتا

آپ ان سب مراحل کے طے ہو جانے پر انہوں نے

۱۲۵
خواہ باقی حد خان کا نظریہ کے نے ہ۔ بیج انانی

پہلی جو آپ اس کا جواب کہ نہیں دیا ہے

اینست که در خبرل سترل نظایاب ذیل مرشد

بیجی -

بهدر مدد ملک الهامی که بنی نوع انسان را با کائنات

شراقت بخشید و از انبیا علیهم السلام حکم ترویج دین

نسبت به سح مابین یک خادریا ید - بوقت و اقامت

آستان بیت ثانی می رسانم. ارتنا و رشید بنیاد

از باب کتباتی هایون طالع بلند و جلال نواب

ماجد ریخته شال شعله از دم ابریل شده اند

الان که بفضل سلی آال و شمس رسید به شناس گشت

آنم که در خیال مافره کتباتی ما جد موقوفه بخشی

باتی محمد خان حب نعت جنگ تاب است و حقیقا

نجیب و لطیف و شریف الان و ظاهر ایش و ماکن

ندیم بچو پال و دانش رکنه از ارکان ریاست

و دانش رکن تبیین ادب است و موده ازان

چند ان که حال شادی ما جد موقوفه و فوات و

ادلاش و سود و بیهوده و اجرا امور و دزدت مافره که

مدین ریاست با استحقاق دردم به فکر ناقص گشت

لیکن اینست نواب که در خبرل حب کوخیان به ابرو اکرام

یہ کتاب میری طرف سے نواب تاج محمد علی خان یلیم کی جانب سے

اس نے آغوش نے فیضان کے نواب گزہری

بار کی خدمت میں عرضداشت پہنچے ہے انکار کیا

اس وقت تک ضیق بجا ہے کہ پرنسپل انجمن

نواب تاج محمد علی خان یلیم سے خودزبان دریافت نہ کیا۔

نواب محمد زفر علی صاحب جاد نے بھی اس اشتباہ کو نیا

پسندیدگی کی قدر سے دیکھا اور اس کی نظری میں

ذیل خریطہ تحریر فرمایا:-

میرزا کا رسودت دراز مشرب لایہ شدن نخب

الحمد للہ ان نعت جنگ جت کہ خدا کی تروی

نواب تاج محمد علی خان یلیم صاحب قدر و منزلت

میرزا کا رسودت دراز مشرب لایہ شدن نخب

الحمد للہ ان نعت جنگ جت کہ خدا کی تروی

اگر کہ سب الامین تمہیں دیرین اعلا میں گزین کہ

قرریا حق نفعہ ابلی لانی انتخاب دین اب و اعلا

روز و راج خواب یگم جب موصوفہ خواہ جات اب

فیض المحدث ناگشتہ ران شفقہ کون مسیح اوجہ

عاج موصوفہ الصدور لانی این کاریدہ مذکر کہ

دستہ نیز ناب است پیش کیہ و توقع انفال ایزد

بیہال اید! جام پر فاشم ہون سچو آغاز میت

شعون انجام ہم جب مرام خواہد نشا ترصد کہ

مخلص ہوارہ شہنی اردا کفر سندی و مایت مزاج

نقد استزاج تصور بودہ برورد مہرانی انجات

موت سات مسرور و شہجے شدہ شہید پیادہ

چہ بر طرازد - پنجم جون ۱۳۵۵ء

(36)

بیس روز خریطہ قلموری مادر ہوا نواب سکندہ بیگم کو بخت

خوشی ہوئی اور اسی روز باقی مہمان جب مبارک کے نام

ذیل کا خریطہ تحریر فرمایا :-

آج : فضل قادر ذوالجلال غر سلطانہ پشگاہ

نواب مستجاب علی نقاب گورنر جنرل صاحب دار

14-00000

ابو کی نذر کا فریقہ مذکور ہے۔

جبریل علیہ السلام

دین کے آپ کتاب امرالودہ یا

بر کسی از مشایخ کاظمیہ آپ کا فرزند

فہرست کتب و نسخہ

پس کے ساتھ غریب خطاب کے لئے جب ذیل آیت

پیشکش: بیٹے بھائیوں کو ایسا کی :-

عند باب جاگیر مہمان چار مغز فطیر اللہ

نواب دولہ جانیگر مد خان صاحب جادو لکھنؤ

مخلصہ بد از ان کہ خریطہ جناب مستطاب علیہ السلام

نواب محمد زبیر علی صاحب دہلوی

میرا پر۔ خطاب اقامتی مہمانانِ محبوب جابرین

مناب علوم می خست که فیض در درازا و در درازا

نظرش بر آن نشود که رسیدن فرط خواب

از طریق مجامع و نشست های این نوع

Handwritten signature: *Handwritten signature*

PHASE ONE

اس کے بعد میں نے کہا کہ میں خیر کی بات چاہتا ہوں

— 12 —

یا در وقت آن شش روزی که امیر محمد ...
 اینک که در باب جایگزینی ...
 نواب دوله جایگزینی ...
 ختم بعد از آن که خریطه ...
 نواب گوزن خیرل ...
 دریا به خطاب ...
 می شود که تغییر ...
 حاج میرزا ...
 چنانچه هم در آن زمان ...
 چندی از میرزا ...
 بدست حاج ...
 اندک ارسال یافته بود ...
 حاج محمد ...
 مع یا در وقت ...
 این اتمام می فرمایند که ...
 خطاب ...
 این بنا هم ...
 آن شش روز ...
 مع اتمام آن ...
 ...

بن خرمین کا لہجہ کی حسین بریلیں

کو سمجھنے والا ہر لہجہ کا ہفت زبیر

بقیہ شہزادہ شریف سے ہر لہجہ کا ہفت

نعت علیا - شہزادہ شریف کا سلاخی قند پوٹی اور ۲۶

چوہلی ہفتہ وار - ذی قعدہ ۱۳۳۸ء کو پڑی دہم

وام سے قند ہوا - دو کروڑ روپے کا صر قرار پایا

اور نواب امرتسر کا جادو کو سامنے لے کر ایک

نعت علیا میں میں عودہ پارچہ بات کے ایک اوس

روم اور ایک سیرج سے ہی غا - ہنس

اہل علم کے متعلق ایک حدیث میں ہے کہ

ہندی راجہ اور نواب سکندریہ کے درمیان ہے اُن کے

ماں پر شفقت تھی لیکن اب اس رشتہ کی وجہ سے اُن کی

لے بادشاہت از مکر ایمنی جو پال بدستار آگے۔

اور پھر نصیر الدین کو گون کے جو سود اور جہود اور سلاستی ریاست جہاں
میں اپنی خوشی اور غرض تعلق پاتے ہیں یہ امر بخوبی شگفتہ اور

جو دے گا کہ یہ ریاست تہائی اور ریاستوں سے یعنی خاص صورتوں اور
ماضیوں میں منتقل ہے۔ یہ کسی کو یاد ہے کہ بدستار فرما ہونے

نواب نصیر الدین کو حیا نگر محمد خان حبیب شاہ کے اس بدستار پادشاہی
سے مام بادشاہی کو تہائی امرایان اور سرداران ریاست نے نواب

نائبان حکیم حبیب کو اپنا مالک اور شاہ کا سردار مقرر کیا اور اس امر کو
سرکار اہل پادشاہی نے بہ لاف و حد نامہ کے کریمابین سرکاری

کے قائم اور حکم خاتموں کے قرضینی نواب حکیم صاحبہ مدد کو
نفس مذہبی اپنے سے استحکام بخشا اور چونکہ نواب نا بجان حکیم

نائبان حسین خرم ہو کہ کوئی شخص واسطے تمثیل امور ریاست
اور انعام عام ملک کے ایام ضروری اُن کا میں مختار پادشاہ مدد

نواب سکندریہ حکیم صاحبہ والدہ ماجدہ • حکیم صاحبہ مدد کا کہ ولی اللہ پادشاہ
مقتضی اُن کا حسین اس مدد جیلہ اور نصیبیہ پر متاثر ہو میں اپنا

نعمتین کو مدد تشریح اور فی حید • نواب سکندریہ حکیم صاحبہ کے شرف
مندی و رغبت اور غلبہ انتہام اُن کا کار میں سے آسان میں پہنچے

۱۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۲۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۳۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۴۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۵۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۶۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۷۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۸۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۹۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر
 ۱۰۔ اگر کسی نے اپنے دل سے کسی اور کو برا بھلا کہا تو اس کا اجر

نواب سکندر علی خان کی ۱۰۰۰ روپے مالیت

نواب سکندر علی خان کی مالیت

کتابت میں آتی ہے۔

نواب سکندر علی خان نے اگرچہ راجہ کشن پرشاد شہدادپور علی گڑھ

تیس سال کی صلاح کے مطابق شادی سے پہلے ہی کر

دقیقہ مافیہ مذکور شدہ اور برادر اب کو معلوم ہے پس اسان نظر
اور مذکور شدہ کے پیش کرنے کا صرف اوردین
کچھ اور مستون در ہون حسن ملک اور دانائی و درہمینی سرکار اجماع
مظاہرہ کی جس نے سنا دین مذکور کو منظور قبول کیا ہو جائے اس نے
اب مدد سے کام دیا جاتی ہے کہ مطابق تحریر مدد کے نواب علی
علی گڑھ صاحبہ رئیسہ بھوپال اور ان کا والدہ ماجدہ خاتون صاحبہ رہنما رہی
قرار پایا کہ بیات جو مذکور شدہ نواب نا بھان علی گڑھ
کے قند بر آ نام نواب جو رہنے اور علی گڑھ و کرم اور حسن ملک ان
مطابق نوابان مذکور سابق رہے گا اور اس امر نے جو نقش
نقدی سرکار اگر نیرہ کا پایا ہے کہ اور دینجہ کہ تہہ نہ نہا دی نواب
نا بھان علی گڑھ صاحبہ کا مت سے مذکور نواب سکندر علی گڑھ کے تھا
اور اس معاملہ میں آنھوں نے اور سرکار اگر نیرہ نے کا لاف
فرمایا ہے۔ اس معاملہ کی بین علی گڑھ و بیات اس کے
کہ فضل علی سے نواب نا بھان علی گڑھ اب ہونا چاہیے

(تہہ نہ نہا دی)

محبوب کی نظر سے مدد مل کر لی کہ اور لودیتا پناہ

محبوب کی خدمت میں دیکھنا چاہتا ہوں

اور وہ بھی برائے نام نواب رہیں گے جس نے تیرا

اور وہ دور بجاورد کو سعادۂ ریاست میں گنتی قسم کے

میں یہ مائیت منور شدہ ام ان کی اپنی رقی اور خواہشوں کو بہت کچھ
میں سے لیا اور بہت کچھ اور خواہشوں نواب سکندر بیگم صاحبہ نے
میں کی صلاح مشاورت میں نہ متنازعہ جیت سے جو جمع فرمائی انہما
میں کی کئی کئی کتابیں اس کے ہے یہ ہوا کہ بخشی باقی مردخان صاحب
اور اس کے بعد ان تمام تر راج نواب نا بجان بیگم صاحبہ کے متاد ہوئے
میں سے کہ نواب سکندر بیگم صاحبہ نے تجویز اور نواب نا بجان بیگم صاحبہ
میں فرمایا اور اب اس نے نقش منظری نواب مستجاب علی اقباب کو زخیر
میں سے دستکام پایا۔ میں ایام میں یہ سالہ تجویز ماری کا و پیش تھا
اور اس میں سے میں کمال تکھی۔ ہر اندیشہ نیا سے اشتعال نازد فاد
اور خاصیت سے ماری نہ تھے۔ ایک حالت میں نگار اور اے نامہ کا قلم
اس کے ہر ہر سام میں وغیرہ میں اور صورتوں میں انوار ذاتی یا نا
بانت ہوا۔ اور خاصیت ہوئی سوا ظہر من الشمس ہے حق یہ ہے کہ اور سب کو
میں سے لی میں۔ لہذا غرض اس سالہ میں مقلد ماتہ دوز اتون میں وجود
میں اور میں کے ہے۔ نواب نا بجان بیگم صاحبہ نے تجویز اپنی اور وہ
میں سے اور قبول فرمایا اور انہوں نے چوب و نواب اور بعض اور اوصاف
میں سے باقی مردخان صاحب کو پلہ تیران ملک میں جہوزن اور ترازو کے
میں سے اور وہاں اور نواب نے کر اور ام و نا نقش ان کے بگرنہ کو نام
میں سے اور وہاں اور نواب نے کر اور ام و نا نقش ان کے بگرنہ کو نام

انتخابات حاصل تھے اور محمد مسیح ساری جیسے

بسیب محبوب مسیح ہونے کے دست بردار ہو چکے تھے لیکن

نواب مکندہ بیگم اُنہ کے وسیع سلوات اور فوجی تجربہ کی وجہ

پر مشورے میں اُن کو شریک کرتی تھیں اور فوج میں جو جدید

انتخابات ہوتے تھے اور جو سوار و پیادہ کو نئے بہرتی ہوتے تھے

(بقیہ ماثیہ منور گذشتہ) خوشنود ہرین جو دلی کو محنت میں پھر خواہ

اور نیک اندیش میں اس ریاست کے جس کو سی مزید اور جانفشانی اسے سالہ

نواب مکندہ بیگم صاحبہ نے توجہ مند اور غلطی اور بد انتظامی سے نکالا ہے فی الفور

اور اسباب تجاوز حال کو سمجھیں گے اور ان کی قدر کریں گے بھگت داس بہ نیاہ بیگم

اس سال کو دیکھتے ہیں کہ اس طرح اور کہیں کہ ان کی دلی نص

اس پر منحصر ہے کہ ریاست ہمیشہ کے واسطے بہ انتظام و انضباط قائم رہے

کے قیام پر ان کا وجود ہے جس کی خبر میں نکل اس کا بلون ہو گا و غیر

وادی جانگی۔ سرکار ملت آثار ملک اقتدار انجمنیہ نے تمام کارروائی حال کو

منظر فرمایا اور قاضی تجاوز اور بندہ ولایت ریاست نے نقش منظری سرکار مرود

حاصل کیا پس اس سرکار کے اقتدار کے کوئی مقابل آدمہ یا اس کی توہین نہ

یا حال ہے۔ حرمہ منجہ ہم ماہ جولائی ۱۳۳۳ء تمام جہاں

دین کا تمام پورے

ہم کو ملے تھے اور نہ مل سکتے تھے۔

میں وقت خاص ذمہ داری کے کام بھی سپرد کرتے تھے

ہندوستان کا نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

ہندوستان کے نام

و اگر کسی شخص کو یہ دیکھ کر ہستیاں کی لڑائی

رنگ و باغ میں اتر کر کھڑے ہو جائے اس وقت اگر

اس شخص کو دیکھ کر اس کے ہستیاں کی لڑائی

خوش ہو جائے تو اس کے ہستیاں کی لڑائی

خواب سکنہ بگم کا نشہ ناکازا زادی ایسا ہی بنا

خاکراں کی طبیعت میں فطری طور پر آل اندیشی

استغناء قابلیت کمرانی اور صلح پسندی پورا

و طبیعت کی صفی۔ اُس پر جو سجدہ واقعات

پیش آئے اور جن مشکلات کا اُن کو مقابلہ کرنا

پڑا اُن کے باعث ہے اُن کی نام قابلیتیں

پیدا ہو چکی ہیں۔ اُن کو ان حالات کے سزا

پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اُن کی طبیعتیں

پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اُن کی طبیعتیں

پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اُن کی طبیعتیں

میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا تھا اور ان کی

نظر میں یہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

دیکھیں کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں جہو کہ ہر وقت کہنا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

کا لفظ کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا تھا اور ان کی

نظر میں یہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں جہو کہ ہر وقت کہنا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

کا لفظ کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں نے اپنے ہاتھوں سے یہ سب کچھ کیا تھا اور ان کی

نظر میں یہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں جہو کہ ہر وقت کہنا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

کا لفظ کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ وہ سب کچھ ہی تھا کہ

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا

ہر گز نہیں کہ اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ چنانچہ

پہلے فوجی بیسیانہ لے گئے اور پھر آگے بڑھے

خاکش و غبار اور آگ کے تمام حالات اور جگہ و مکان

تصویر انہیں کے ذریعہ ہو گیا۔

پھر وہی جہاز اس شورش کی آواز لے کر آگے بڑھا

ملا ہے۔ ہوئی۔ فوج کا قافلہ خاک و جہاز پر پہنچا

درہن اور دو ماہ کا خزانہ من جہاز سے لے کر

تقسیم کر دیا جائے اور بلا انتظار جواب دہی ہو کر

فوج سے علیحدہ ہو گئے۔ جسے بندی کر کے طرح طرح کی

شرارتیں اور بد عنوانیاں شروع کر دیں اور قیادت

پر آمادہ ہو گئے۔ اکثر لوگ اس وجہ سے کہ نواب

امراؤ دولہ سرا کے طبر خواہ اور وفادار تھے اور

ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

خبر دیکھ کر وہاں ہر شخص کی حالت تھی

کہ ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

ہر شخص کی حالت تھی کہ ہر شخص کی حالت تھی

مردم و عوام و اشراف و فاضلین و علمای دین و دنیا

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و جمیع اعیان و اشخاص و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

و صنعت و حرفہ و کسب و کار و تجارت و بازرگانی

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے
اپنے دل سے کہا کہ میں نے

[illegible]

برای هر که در این راه است

شیرین و شیرین و شیرین

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

در این راه است

ہم کو اپنے لیے نہیں بلکہ تو اپنے لیے

کے سارے اور آپ کا سارے مافکر

دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

اور ہمیں دین کے سارے اور ہمیں دین کے سارے

۶۶

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

اسی طرح یہ بھی ہے کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا

[Illegible handwritten signature]

Handwritten signature: [Illegible]

[illegible]

یہ جو بے نیاز و کمزور ہے وہ دنیا پر کبھی کامیاب نہیں ہوتا

تین، چار، تواریخ کاغذی خط کا پیغام سب کے لئے

پیشہ پر معجزہ و توفیق عظیم کی بات ہے کہ اس نے اس کو تھریا

اور دوسرے دن سے سوار کے پرچے پر گھنٹہ گارڈ لگا رہا

مخالف کر کے نیت قرانی۔ جو خداوند تعالیٰ نے بیان کیا ہے

مین نور کی ۔ ان تقریروں کا فہم پر بہت اچھا اثر ہوا اور

پھر صوبہ داران و نواب ملحقہ نے بھی تقسیم کر دیا۔ اس کے

بعد اور کچھ واقعات پیش آئے اور بیردھان میں جہان جہاں

مخزن کے ناموں اور یہ جس سے کہہ سکیں انہیں

پیش از این در اول ماه مبارک رمضان - یکصد و بیست و یک

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على من لا نبي بعده

وآلِهِ الطيبين الطاهرين

أجمعين

والتحية والتبجيل على سيدنا محمد وآله

الطاهرين

وآلِهِ

الطاهرين

وآلِهِ

الطاهرين

وآلِهِ

الطاهرين

کے لئے یہ ہے کہ ان کو شریعت کی ذیلی بنایا

کے لئے یہ ہے کہ ان کو شریعت کی ذیلی بنایا

تھے دل میں کہہ رہے تھے اب ان کو اس سے پیش

موت پر حملہ کیا اور ان کو دیکھا کہ ان کے دل میں

تھے دل میں کہہ رہے تھے اب ان کو اس سے پیش

راقی مہانتی سے پہلے پہل پر عمل کرنے کا غم کر چکی تھی۔ تاہم سچ

ہیں کہ کیا ماذک وقت اس وقت مرثیہ لایا اور دو ہمام

کے لئے یہ ہے کہ ان کو شریعت کی ذیلی بنایا

مض ذکر ہے۔ جب اس نے ذاب کندہ پر گیم کے ان اختفات کا حال

نذر و کار دیکھا تو اس نے اپنے رفیق و حکیمانہ دینی اور دیکھ

مرتب پنہام بیجا کہ تم اگر یزوں کی فرخواری کا صحت دم ہوتی ہو ذرا اس

مسم سے خستہ پاؤں تو مجھے سے سید ہوں کی خزون ذاب کندہ پر گیم

نے بھی نرکی، نرکی جواب دیا اور کہ بیجا کہ سرکار اگر نرکی کی جان نڈی

ہیں ہمیشہ گرم و منازرا ہے اور ہے لایکن آپ کے واسطے

نیچے یا رہیں جب دل ہے تشریف دے

کے لئے یہ ہے کہ ان کو شریعت کی ذیلی بنایا

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

تو وہ کہانی ہے جو بزرگ سلطان مرہٹہ

نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

کہ میں نے اپنے دل سے یہ بات کہی تھی

1953. 12. 20. 1954. 1. 10. 1954. 2. 10. 1954. 3. 10. 1954. 4. 10. 1954. 5. 10. 1954. 6. 10. 1954. 7. 10. 1954. 8. 10. 1954. 9. 10. 1954. 10. 10. 1954. 11. 10. 1954. 12. 10. 1954. 1. 11. 1954. 2. 11. 1954. 3. 11. 1954. 4. 11. 1954. 5. 11. 1954. 6. 11. 1954. 7. 11. 1954. 8. 11. 1954. 9. 11. 1954. 10. 11. 1954. 11. 11. 1954. 12. 11. 1954. 1. 12. 1954. 2. 12. 1954. 3. 12. 1954. 4. 12. 1954. 5. 12. 1954. 6. 12. 1954. 7. 12. 1954. 8. 12. 1954. 9. 12. 1954. 10. 12. 1954. 11. 12. 1954. 12. 12. 1954. 1. 1. 1955. 2. 1. 1955. 3. 1. 1955. 4. 1. 1955. 5. 1. 1955. 6. 1. 1955. 7. 1. 1955. 8. 1. 1955. 9. 1. 1955. 10. 1. 1955. 11. 1. 1955. 12. 1. 1955. 1. 2. 1955. 2. 2. 1955. 3. 2. 1955. 4. 2. 1955. 5. 2. 1955. 6. 2. 1955. 7. 2. 1955. 8. 2. 1955. 9. 2. 1955. 10. 2. 1955. 11. 2. 1955. 12. 2. 1955. 1. 3. 1955. 2. 3. 1955. 3. 3. 1955. 4. 3. 1955. 5. 3. 1955. 6. 3. 1955. 7. 3. 1955. 8. 3. 1955. 9. 3. 1955. 10. 3. 1955. 11. 3. 1955. 12. 3. 1955. 1. 4. 1955. 2. 4. 1955. 3. 4. 1955. 4. 4. 1955. 5. 4. 1955. 6. 4. 1955. 7. 4. 1955. 8. 4. 1955. 9. 4. 1955. 10. 4. 1955. 11. 4. 1955. 12. 4. 1955. 1. 5. 1955. 2. 5. 1955. 3. 5. 1955. 4. 5. 1955. 5. 5. 1955. 6. 5. 1955. 7. 5. 1955. 8. 5. 1955. 9. 5. 1955. 10. 5. 1955. 11. 5. 1955. 12. 5. 1955. 1. 6. 1955. 2. 6. 1955. 3. 6. 1955. 4. 6. 1955. 5. 6. 1955. 6. 6. 1955. 7. 6. 1955. 8. 6. 1955. 9. 6. 1955. 10. 6. 1955. 11. 6. 1955. 12. 6. 1955. 1. 7. 1955. 2. 7. 1955. 3. 7. 1955. 4. 7. 1955. 5. 7. 1955. 6. 7. 1955. 7. 7. 1955. 8. 7. 1955. 9. 7. 1955. 10. 7. 1955. 11. 7. 1955. 12. 7. 1955. 1. 8. 1955. 2. 8. 1955. 3. 8. 1955. 4. 8. 1955. 5. 8. 1955. 6. 8. 1955. 7. 8. 1955. 8. 8. 1955. 9. 8. 1955. 10. 8. 1955. 11. 8. 1955. 12. 8. 1955. 1. 9. 1955. 2. 9. 1955. 3. 9. 1955. 4. 9. 1955. 5. 9. 1955. 6. 9. 1955. 7. 9. 1955. 8. 9. 1955. 9. 9. 1955. 10. 9. 1955. 11. 9. 1955. 12. 9. 1955. 1. 10. 1955. 2. 10. 1955. 3. 10. 1955. 4. 10. 1955. 5. 10. 1955. 6. 10. 1955. 7. 10. 1955. 8. 10. 1955. 9. 10. 1955. 10. 10. 1955. 11. 10. 1955. 12. 10. 1955. 1. 11. 1955. 2. 11. 1955. 3. 11. 1955. 4. 11. 1955. 5. 11. 1955. 6. 11. 1955. 7. 11. 1955. 8. 11. 1955. 9. 11. 1955. 10. 11. 1955. 11. 11. 1955. 12. 11. 1955. 1. 12. 1955. 2. 12. 1955. 3. 12. 1955. 4. 12. 1955. 5. 12. 1955. 6. 12. 1955. 7. 12. 1955. 8. 12. 1955. 9. 12. 1955. 10. 12. 1955. 11. 12. 1955. 12. 12. 1955. 1. 1. 1956. 2. 1. 1956. 3. 1. 1956. 4. 1. 1956. 5. 1. 1956. 6. 1. 1956. 7. 1. 1956. 8. 1. 1956. 9. 1. 1956. 10. 1. 1956. 11. 1. 1956. 12. 1. 1956. 1. 2. 1956. 2. 2. 1956. 3. 2. 1956. 4. 2. 1956. 5. 2. 1956. 6. 2. 1956. 7. 2. 1956. 8. 2. 1956. 9. 2. 1956. 10. 2. 1956. 11. 2. 1956. 12. 2. 1956. 1. 3. 1956. 2. 3. 1956. 3. 3. 1956. 4. 3. 1956. 5. 3. 1956. 6. 3. 1956. 7. 3. 1956. 8. 3. 1956. 9. 3. 1956. 10. 3. 1956. 11. 3. 1956. 12. 3. 1956. 1. 4. 1956. 2. 4. 1956. 3. 4. 1956. 4. 4. 1956. 5. 4. 1956. 6. 4. 1956. 7. 4. 1956. 8. 4. 1956. 9. 4. 1956. 10. 4. 1956. 11. 4. 1956. 12. 4. 1956. 1. 5. 1956. 2. 5. 1956. 3. 5. 1956. 4. 5. 1956. 5. 5. 1956. 6. 5. 1956. 7. 5. 1956. 8. 5. 1956. 9. 5. 1956. 10. 5. 1956. 11. 5. 1956. 12. 5. 1956. 1. 6. 1956. 2. 6. 1956. 3. 6. 1956. 4. 6. 1956. 5. 6. 1956. 6. 6. 1956. 7. 6. 1956. 8. 6. 1956. 9. 6. 1956. 10. 6. 1956. 11. 6. 1956. 12. 6. 1956. 1. 7. 1956. 2. 7. 1956. 3. 7. 1956. 4. 7. 1956. 5. 7. 1956. 6. 7. 1956. 7. 7. 1956. 8. 7. 1956. 9. 7. 1956. 10. 7. 1956. 11. 7. 1956. 12. 7. 1956. 1. 8. 1956. 2. 8. 1956. 3. 8. 1956. 4. 8. 1956. 5. 8. 1956. 6. 8. 1956. 7. 8. 1956. 8. 8. 1956. 9. 8. 1956. 10. 8. 1956. 11. 8. 1956. 12. 8. 1956. 1. 9. 1956. 2. 9. 1956. 3. 9. 1956. 4. 9. 1956. 5. 9. 1956. 6. 9. 1956. 7. 9. 1956. 8. 9. 1956. 9. 9. 1956. 10. 9. 1956. 11. 9. 1956. 12. 9. 1956. 1. 10. 1956. 2. 10. 1956. 3. 10. 1956. 4. 10. 1956. 5. 10. 1956. 6. 10. 1956. 7. 10. 1956. 8. 10. 1956. 9. 10. 1956. 10. 10. 1956. 11. 10. 1956. 12. 10. 1956. 1. 11. 1956. 2. 11. 1956. 3. 11. 1956. 4. 11. 1956. 5. 11. 1956. 6. 11. 1956. 7. 11. 1956. 8. 11. 1956. 9. 11. 1956. 10. 11. 1956. 11. 11. 1956. 12. 11. 1956. 1. 12. 1956. 2. 12. 1956. 3. 12. 1956. 4. 12. 1956. 5. 12. 1956. 6. 12. 1956. 7. 12. 1956. 8. 12. 1956. 9. 12. 1956. 10. 12. 1956. 11. 12. 1956. 12. 12. 195

بسم الله الرحمن الرحيم

انجمنیہ ہمدان و ہمدانیہ دانش و دانش خاندان

در شایسته، مردانگی، و ادب و خیال آن گروه بسیار

شکریہ ہر روز، بار بار، روزگار خان برآورد

دکترے، رکشتہ و بیارے، راختہ نہ و نہین

کاش، ادیب، مال، منال، صلاح جانوران

وہ ماخذ محمد حسن خان ایہ نیچے کا عرضی صورت بت دیکھو اور یہ ہے

ملاحظہ سے گزار چاہیں سے معلوم ہوا کہ تم نے محمد حسن خان نایب شاہ

کے ساتھ رہ کر عادل محمد خان اور اس کے ساتھیوں سے جنگ

سکر کے جوہر نجات اور مردانگی کا اظہار کیا اور دشمن کی کڑف کا

کچھ خیال نہ کر کے بہت سون کو قتل اور زخمی کر کے شکستہ نماش

دہی اور اُن کے ماں و باپ ، بہن بھائی اور جانوروں کو

یہی المیہ کے طعن کا اوجہ کا چلنے کو چاہیے۔

از مردانی که در میان شما هستند

بجای خود و نزدیک خود را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

و بگوید که من را بفرستد

تاریخ و نام خانوادگی:

بسم الله الرحمن الرحيم

در تمام خود و اصل و فرع نزد اولاد و نسبت را از این

١٤٠٠

فرستاده و نوشته شود که ایشان با دو پسر جوان

1950年10月1日

ایمان کے لئے دعا ہے کہ وہ اس کی طرف سے

1983

مجلس و دیوان و سر و پا و از آن مسجد ان ساری

و ماں و باپان، مادر و باپان ہر دم معلوم شدہ

تاریخ مرقع ابو مسلم در سمرقند

ایشان و اهل خانان این مسکن نیز بیست و یک روز است.

2. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

۱- در صورتی که در هر یک از این موارد،

بسم الله الرحمن الرحيم

100-443887-100

کتاب فی الفقه ج ۱

فصل اول در بیان کلیات

٣

1. مجلس

۱۰۸

مین۔ ایس فلم کی نکل میں سسٹمز اور پی جے ایس

5. Subject _____

نے کہ وہ جو افین کے دو برسہ انجیل

(continued)

1950

1950年10月1日

تاریخ تالیف : ۱۳۸۵

3-11

100

50

ترجمہ اس نسخہ کی نقل ہمارے نسخہ مورخہ ہشتم نومبر ۱۹۷۷ء

ساعة الصلاة نيت ما ب فواب كند، بيكم طاعة و علم

10

کہ تانہ من رہیں۔ اس کلم کی نقل منشی شمس الدین نے تصدیق کی ہے۔

[Faint handwritten signature]

ایک روایت کے ساتھ جو کہ اس کے دو چارے آج

یہ کیفیت کچھ مائیں اور دان پر سڑک کر جان کر

د. محمد صالح المنجد

1111

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

هدى للناس الى صراط مستقيم

والصراط المستقيم هو الدين الاسلامي

الذي لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

هدى للناس الى صراط مستقيم

والصراط المستقيم هو الدين الاسلامي

الذي لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

والصراط المستقيم هو الدين الذي

لا يغير ولا يزول ولا يتبدل

بسم الله الرحمن الرحيم

کلمہ شریف

نقل عرضی ہذا درجہ عرضی ما بعدت جناب نواب

سکندر بیگ صاحبہ عالیہ دام اقبالہا رسانیدہ شود

و نقل حکم ہذا درجہ عرضی شمس الدین رسانیدہ شود

کہ عرضی ابان سرودہ نو آرد ہم نام بیج الاول

مقام راسخ بقدرہ غیرہ سائن امروز بوقت

باقی ماندن سے چار گھنٹہ روز بلا طمان رسیدہ

ماثف مذکورہ شد لازم کہ درین عرصہ اچھے خبر دے

(51)

نزد ابان رسیدہ باشد آن راضی و مشرور ہو

(بقیہ ماثفہ گذشتہ) اور گاموں کا پورا بندوبست ہو

تعبہ اور درجات کے باشندوں اور نام رہا کو اطمینان دلا جائے

اور پورا انتظام اس امر کا کیا جائے کہ بدعاشوں کو تہانہ ملے

ہیں گذرے کی جرات نہ ہو شب و روز مردانگی کے ساتھ ساتھ اور

ہوشیار رہنا چاہئے اور بدعاشوں کی طرف سے کیا قسم کا نقص ہو

دل میں نہیں لانا چاہئے اور خدا کے فضل و عنایت پر کہ وہی

بدکار واقعی ہے استقلال کے ساتھ ہمت پرور رکھنا چاہئے

اس عرضی کی نقل جاری عرضی کے ساتھ بعدت جناب

نواب سکندر بیگ صاحبہ عالیہ دام (قبائلہ بھی) بلکہ اور نقل

اس حکم کی منشی شمس الدین حکم حیدر ان کو کھلا جائے کہ تمہاری

عرضی سرودہ 49 بیج الاول شدہ مقام راسخ ہے

یک ماہت جن آئے چار گھنٹہ روز بلا طمان رسیدہ

بقیہ ماثفہ گذشتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ زکوٰۃ کا نشان یافتہ نہ ہو، نہ ہر نام
کو بدو نہ آئے خود را در غیرت گیم رسانید زبیر اک

از ہر سمن ایشان مرصع ہستی و تشنہ را باو

غیرت گیم منظور است و در اینجا بدست و نظام

و مخالفت و ہدیشاری کہ و مال را باو دیکر

آن چنان نمایند کہ جو جس من الوجود دخل و گذر

بہ عاشان در اینجا نہ فقط مرصع و زدم سیم

(52)

سیہور میں کنجین نے اجواب سہو بال ٹالین کے نام سے

مردن سے، جو سے طریقہ برتتہ نجات کر لیا تھا اور اس

نجات سے نواب سکندر بیگم صاحبہ اور بھی زیادہ پرشاد

از ہر سمن ایشان مرصع ہستی و تشنہ را باو

تھیں۔ جان کے دخل تھا اور بخشی مردت محمد مان

کو جو چاؤنی سبہور کے انبار حج تھے اُن کو کم کھرا

ایہ ماہی مٹو گشتہ، جس طرح کھن ہر اس وقت تم کو غیرت گیم چیتا ہا تھے

اب دراصل کہ تھارا، ان چہ چیتا، تاکہ غیرت گیم کا تعلق و تشنہ اور الین

فاطر کے لئے نہایت فرورہ ہے اور مان نیچہ نہایت ہر شہرہ کے مانند کہ لا

رہا کہ اس زمانہ کو کہ کس طرح چہ عاشان کا دخل دگنہ اس سے

چنانچہ نہ ہوا۔

یہ قسم و چاؤنی ب ذرا سون بہو بال سے ۲ میں
کہ خاصہ ہر جانب غریب داخل ہے چاؤنی میں تو
تھیں و چوٹیں انجیل کا قیام ہے اور فقیرین سبکی
تھیں۔

[Illegible handwritten text]

این گزارش در روز ۱۳۰۲/۱۲/۱۳۰۲

درد و غم و اندوه و غم و اندوه و غم و اندوه

۱۔ حضرت سید نفیس اللہ رحمہ اللہ باقی محمد خان صاحب ہندوستان

اس کی ساری باتیں کہہ کر اس کے ہر دم میں غنا

کی شرکت رائے کو انھوں نے مزید قرار دیا تھا۔

پانچواں باب

مستطابہ میں جب نواب سکنت بیگم کو گین تو افسوس

المعظم ریاست کے ایک کونسل کا یہ کہ جس میں وہ

جان الدین خان، محمد حامد راجپوت، نواب امراؤ دولہ

اور نواب شاہجہان بیگم کو اراکین منتخب کیا تاکہ نواب

شاہجہان بیگم و بعد ریاست میں اسلئے اسلئے اختیار اُن کی

دئے گئے تھے۔ ان کے تعلق مشترک اور مفروضہ ملازمت کے

اختصاصات کی ذمہ داری تھی۔

کونسل کا کام نظام اس طرح تھا کہ فوج کا کام چھوٹا

تجربہ مروت محمد خان ^{بیگم} انجام دیتے تھے وہ بہستور اُن کے

رکھا گیا لیکن جو فوجی احکام رو باری سے صادر ہوتے تھے

اُن کا اختیار نواب شاہجہان بیگم کو صادر اہم حالات میں نواب

امراؤ دولہ اور محمد حامد کا مشورہ ہی ضروری تھا۔ فوجی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

والحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

پور آروٹ کی شہرت اور شہر نشانات کی سیر

نقشہ دو گاتہ میں نواب سکند بیگم کے ہمراہ دربار جلیبہ، الہ آباد

آگرہ میں شہر کا سونے اور ان کے ساتھ نپہ دستان کے شہر نشانات

بارسس، گھنوا، لاچند، شہرا، چہ پور، گوالیار، دیرہ کی سیر کی۔

یہ دربار برہمن ملک دستان کے تھے۔ جلیپور میں درو کیننگ نے ۱۷۹۱ء

میں ایک برادر بار منتھ کیا تھا۔ قرب وجوار کے دیوان ملک اور

نواب جمع تھے۔ نواب سکند بیگم کو ہر گز پیرسیہ کی سند تھیک

ملک کی تھی اور لارڈ کیننگ نے اپنی تقریر میں خبر خواہی نقد کا خاص

طرز پر تذکرہ کیا تھا۔

چہ نواب شہر میں اور آباد کار بار منتھ ہو کیا تھا جس میں نواب

سکند بیگم، ساراجہ جی راجہ سبندیا جادو، ساراجہ پٹیل اور

نواب صاحب جادو رام پور کو اسٹ نیا گیا تھا۔

بر ۱۷۹۳ء میں بنام آگرہ نیراکسنسی والہ اس نے سیدہ دین شاہ

ایک خاص دربار منتھ کیا تھا جس میں سکند بیگم کو نواب کا پوتا

پیشام سنای گیا تھا اور نئی جن میں مستحق انجام کا اہل تھا

میں نہیں تھی

سرکارِ عالیہ ہندوستان دہلی

ادارہ تحریک اصلاحیہ ہندوستان

خطِ ابرار اور کاردار اور سرکارِ غرضین کے
مستند و مستند و مستند و مستند

وہیج کے حق پر ہی ہے اسے جانے کا حق۔ سرکار

بھی اس کی اطلاع دے دی تھی۔ سرکارِ غرضین اور

معا کر دی تھی اور کھانا کر دے۔ ان کا ایک ایک

تم سفر حج کے تمام سامان سے یاد رہتا ہے

اور منہ غور حج کا رہتی تھی کہ ان کی تہیہ ہو

میرے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی

میرے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی

عرفت نور پر جو ان پر شاد وکیل میرا ہیں

میرے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی

صاحبِ باور ہو کھیل انہی جو پاں سے کل

میرے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی
امور کے کر اور سفر کے لئے سفر

میرے نام کا خاکہ راجہ کشن رام کی

میں نے اپنے دل میں یہ سوچا تھا کہ

جان نہ دے شے غصہ و کینہ نہ کرو

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

نہ ہو تو بھی میں نہ کر جاؤں گانہ دہشت

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

نہ ہو تو بھی میں نہ کر جاؤں گانہ دہشت

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

نہ ہو تو بھی میں نہ کر جاؤں گانہ دہشت

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

نہ ہو تو بھی میں نہ کر جاؤں گانہ دہشت

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

نہ ہو تو بھی میں نہ کر جاؤں گانہ دہشت

میں نے سوچا کہ اگر وہ دہشت گردا

وہی کہ جس کو کہہ دیا کہ اس نے اپنے گھر میں

دیکھو کہ راستہ میں دیکھا اور وہاں روز میں ہر روز

خیر و نیکوئی پائی کہ روز کا راستہ ہے ہر گز

کہ جب کہ کینتہ طوم ہوئی تو اُن کو یہ خیال پیدا ہوا

کہ حج میں سفر وہ بھیجے باقی ہیں اگر کو اب حاجب کی

جی حالت رہا تو وہ بھیجے میں بھیجیں جو بھیجے

اس نے اُنھوں نے ہر اس پر حاجب جو بھیجے

کہا کہ آپ براہِ پور میں کشتہ حاجب کو کہہ دیجئے

تو اب حاجب وہاں پہنچیں تو اُن کو جانکشی کر لے

وہی بھیجیں کہ ہر روز آج وہاں کو بھیجے

اور وہاں ہر روز میں وہ بھیجے کہ بھیجے

وہ نے ہر روز بھیجے کہ بھیجے کہ بھیجے

یہی سبب ہے کہ جو بھی اس کی طرف

دیکھتا ہے وہ اس کی طرف سے

بے حد شرمندہ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ وہ

وہاں کی آب و ہوا سے بے حد شرمندہ ہوتا ہے

اور وہ شرمندہ ہے۔ لیکن اگرچہ وہ

لیکن چنانچہ مطلقاً فائدہ نہ ہوا۔ آخر وہاں سے

پروسیا جان چلائے۔ یہی پوچھ کر سرکار کی

خدمت میں عرضی بھی کہ میں چنانچہ و سلاط

پوچھا ہوں۔ لیکن اس قدر طاقت نہیں ہے

کہ میں پر سوار ہو سکوں۔ سرکار نے فوراً

جسٹس روت مرغان کو جواب صاحب کے تجویز

پر یہ پیغام دیا کہ اگرچہ وہی کہ جواب امراؤد

نہیں ہیں اور کہی آدمی الیہ نہیں ہے جو

میں نے ان کو کہی کہ تم اس شخص کے ساتھ

بیت کا نام کہہ کر اس کا بیعت کرنا

یہ باتیں سن کر، غنی صاحب بھی رونا ہوئے

لیکن ان کے سوچنے سے چلے ان کے دونوں ڈکون

بیان لطف محمد خان اور بیان حمید محمد خان نے تمام

کر لیا تھا اسلئے نواب صاحب بھی یہ رونا ہو گئے

۱۱ ذیقعدہ ۱۱۸۳ھ کو کھنڈوہ آئے اسی وقت

جہنم تک پہنچ گئے۔ سرکار کو اپنے کھنڈوہ تک

پہنچنے کی اطلاع دی۔ سرکار نے پنیس اور کھار

کھنڈوہ بھیجے۔ نواب صاحب بھاری پنیس

۱۲ ذیقعدہ کو رات کے دو بجے سکندر آباد میں پہنچے

سفر کی تکالیف سے بنام بیت شدہ ہو گیا تھا۔

گھبراہٹ۔ اور بے چینی بیت بھی اسی جگہ سے

نواب صاحب بھی پانیس سو گئے تھے۔

سکندر آباد میں ان کا قیام بنام بیت ہو گیا تھا۔

سرکار نے ان کو بھیجے کہ وہ اپنے

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں

اس وقت میری عمر (۲۰) سال کی تھی میری والدہ

(نواب سید رحیم) نے مجھے بھی والدہ کے ہر پاس

کی اجازت دی کیونکہ میں بالکل انہیں کے پاس

رہتی تھی اور انہیں کی اجازت سے کہیں جاتی تھی ،

میں نے یہ بات آپ کو بتائی ہے کہ جب وہ حج کو بار

اپنی والدہ کے ہمراہ چپا نیرنگ پوچھنے گئی تھی

ان کا بعد بوقت چہرہ اور لہجہ و شہیم بدن میری

آنکھوں میں موجود تھا اب ایسی خف حالت پھر

کہ ان کو بالکل نہ پہچان سکی لیکن جب ان کے

قریب گئی تو انہوں نے بے اختیاری کے ساتھ

وہ تو وہ تھے میں نے اس کے اختیار و اختیار

اس وقت میں ان کو پہچان سکی

والدہ (نواب سید رحیم) کے ساتھ

میں نے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں

اور نام نہاد شہزادہ کی بیماری اور علاج و

تداوی کی یہاں فرما لیتے ہیں جس کو بہت

پڑی ہوئی تھی۔ ایک دور پہلے کے وقت

میر پاس کوٹھیر اس قابل نہیں کہ

سلمان جان گم کو دونوں جو کہ ہے ادنیٰ نالی اور

انکی والدہ کا ہوا ہے البتہ ایک باغ ہے

مکویت شوق ہے میں نے بنایا تھا اس کا

کاغذ لکھ دوں گا اور جب رجاؤں تو اس باغ میں

اگرچہ ہو قبچہ دفن نہ کرنا۔ کیونکہ باغ میں قبر

ہے ایک قسم کا لال ہوتا ہے، کسی اور زمین میں

دفن کر دینا۔

پھر والدہ ماجدہ سے کہنے لگے کہ:-

”یہ لڑکی تمہاری بیٹی کی تو ہے میں نے نہ کہ تمہاری بیٹی“

فرخ ایسا ہی حسرت و مایوسی کی حالت میں کہتا

جب ذرا کھان شہزادہ کی ہوئی اور آرام کوٹھیر

توبہ کی دعا ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

اور جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

جو بار بار پڑھے۔ اس سے پتھر کا گڑبڑ ہوتا ہے۔

ان کے لئے ایک کتبہ ہے۔ جس کا نام ہے۔

سیدہ زینب علیہا السلام۔ اس کا پڑھنا بہت

مکرمہ ہے۔ اور اس میں نے علاج میں کوئی دقت

اور صاف نہیں رکھا۔ جس قدر اس کا کوشتن ہے

سب کر لی گئیں۔ لیکن موت کا کھانا علاج نہیں۔

موت پر تیار کیا آخر آخر میں دھڑلہ خوراک ہو گئی

وہ بھی ہضم نہیں ہوتی تھی۔ جب جان کے مکیوں کے

علاج سے کوئی نفع نہیں ہوا تو تو اب صاحب نے

سرا لیا کہ اس کا شفا چھوٹا جلیب علاج کے لئے ہر دم

ہو رہا ہے۔ لیکن اگر حکیم محمد عظیم خان بھی اندر

نہیں آئے۔ تو یہ سب کچھ بیکار ہو جائے گا۔

میں نے صاحب پریکس اینٹ سپور کو لکھا کہ

وہ آئے بھی نہ پائے اور نواب صاحب نے بتاریخ

۲۱ مئی ۱۹۰۷ء کو داعی اہل کو لیک لکھا۔ انا اللہ و

انا اللہ راجون۔

ان کے ہر دو صاحبزادوں۔ بیان لطیف محمد خان

اور بیان مجید محمد خان کی خواہش کے مطابق اپنے

باغ میں دفن کئے گئے۔

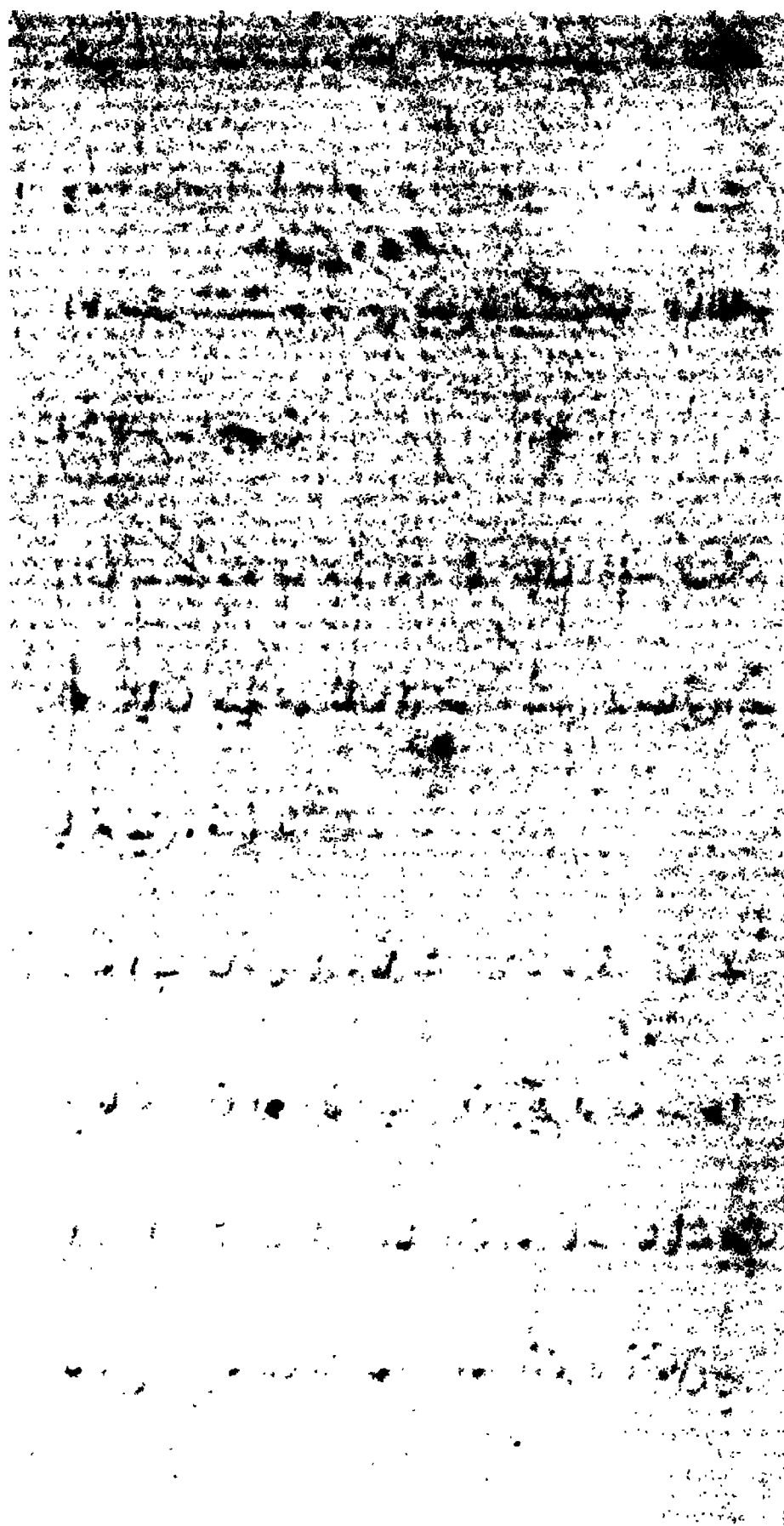
نواب صاحب کی وفات سے نہ صرف ان کے

پسماندگان اور نواب سکندربیک کو صدمہ ہوا

بلکہ ریاست کے کل اہلکاران اور عام رعایائے پوٹ

کو دلی رنج و صدمہ ہوا۔ اور ان کے انتقال پر

ہر جگہ افسوس کیا گیا۔



مذکورہ بالا تمام باتیں جو ان حضرات

کی طرف سے بیان کی گئی ہیں وہ

ذاتی اور طائفہ اور اخلاق و عادات

کے لئے امر اور نہی کا موجب بننا چاہئے۔

اور ان کے لئے جو کچھ ہے۔ قدرت نے ان کو ہر ذائقہ

سے مزین کیا ہے۔ ایک بتا کر دیا ہے۔ دوسرا

جسم فرج اور رنگ سرخ و سپید تھا۔ ان کی خوبصورتی کی

حالت ان کے فوٹو سے ظاہر ہوگی اس لئے زیادہ دیکھنا

ضرورت نہیں ہے۔

جسمانی طاقت و قوت | تو اب امر اور نہی کے حوالہ

بجائے یہ سب کچھ حسن کی صورت میں نظر آئے ہیں

وہ صرف ایک جسمانی قوت و توانائی ہیں۔

کے لئے ان کو درخت کا تختہ بنا دیا جس سے ان کی حالت

بہتر ہو گئی اور ان کا دل بہتر ہوا۔ وہ ان کو درخت کا

تختہ بنا کر ان کے گھر میں لگا دیا۔ وہ سیر کرتے

تھے کہ وہ اب تک پورے درخت میں گئے تھے۔

پھر ان کے لئے۔ یہ وہی درخت ہے۔ اور ان کے

دولت کے لئے یہ وہی درخت ہے۔ ایک درخت کا

تختہ۔ ان ایک بیل مارا۔ اسے پر سوار تھے۔ چند شخصوں نے

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔ اسے مارا۔

میں نے وہی کلمہ کہہ دیا تھا کہ میں نے اس کو بہت مدد دی ہے

کہنے لگے اب ہمارے من مٹ رہا ہے۔ چند روز کے اور یہاں

ہیں۔ اس طرح ان کے زور اور طاقت کے بہت سے قے

شہر میں۔

خودک | خودکیت اپنی تھی شہر ہے کہ شہر کے

بہ ان کا محل نما کہ آٹھ سیرودہ جو ان کے اپنے

تین پاور جانا تھا پارتے تھے۔ والدہ فرماتی تھیں کہ اس

ہا تھا کہ سے درود صدمہ کا مرض شروع ہوا

نمون سپر کی میں کمال | نواب اراؤ وہ کہ صاحب بہادر

نے نمون سپر کی کا قلم اپنے خاندان میں پائی تھی

گلک پٹی اور ملی مد ایر علی و ستاد سے جو اس فن میں

بہ نامہ بتا دے سیکھی تھی۔ اور اس میں ان کو بہت

بھی بہت تھی۔ بہت کمال بہت اچھا لگاتے تھے

بہت کمال بہت اچھا لگاتے تھے

ہن پران آئے جوان کا کوئی شیعہ نہیں کرتا۔ ایک

شعہ میں کالی ٹونڈ ہیں یہ پاکہ پانی کے اندر کال بک گئے

ایک دم سادہ ہے بیٹے مار گرتے تھے۔

شہادت و شہادتی | شہادت و شہادتی ان کے نمایاں

شہادت و شہادتی اور اس وقت میں وہ اپنے مورباب

دیکھ کر کافی غمزدہ تھے۔ وہ جب ناب سپہ سالاری اور

اس کے بعد سپہ سالاری کے جہد پر سرفراز ہوئے ہیں

اس وقت بیوپار کا فائدہ جگہوں کا فائدہ ہو چکا تھا

اور اس کے بعد جوڑا بنان ہوئے ان میں خواب

رہاؤ و دودھ صاحب کو محض کام میں تھیں لا۔ صرف

پیشہ کے جنگ میں جب ان کا عنوان شہادہ بنا رہے

وہ ایک ساتھ غیر کی طرح ہیں۔ اس میں ان

شہادت و شہادتی کے خواب ہو چکے۔ اور ہرگز

میرزا بیگم بیگم اور نواب صاحب کے درمیان نے ہر شے

جرات نواب صاحب کے ساتھ ہر شے کے ساتھ

میرزا بیگم کا بہت شوق تھا۔ یہ دیکھتے ہوئے ان کو یہ

اُس کو دیکھ کر میں ہنسنے لگے۔ ایک مرتبہ اپنے

بہنو میرزا خان کے ساتھ میرزا کو گئے۔ وہاں

سرایا۔ وہ وہاں میرزا پر سوار تھے۔ ان کے

میرزا۔ نواب صاحب نے اُس پر بدوق چلائی۔

زخمی ہو گیا۔ ابھی میرزا کو دیکھ کر باگی۔ اُس کے

سے میرزا خان گر پڑے۔ میرزا باکل قریب تھا۔

میرزا اپنے بہنو کو گرنے دیکھ کر انہیں کے

کو دہڑے۔ اور میرزا خان کو اٹھایا۔ اُس

ایک تو نواب صاحب کی جرات و بہت کا ثبوت

دوسرے اپنے بہنو کے ساتھ دلی محبت کا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

اور وہ نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے کہا کہ میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا

میں نے اس کی رشتہ کی اور ان کو اپنا دوا

کہ آج اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

اور خود محل سے باہر آکر بدھاتوں کی جہالت کی طرف

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

چلے۔ اگرچہ خوف کے دو چار بدھاتوں کو اب

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

کئے بھی قتل کا ارادہ رکھتے تھے، اگر انہوں نے اپنی جان

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

کا کچھ خوف نہیں کیا۔ اور بلا کسی ہراس اور اندیشے کے

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

بانیوں کی جہالت میں گہتے ہوئے چلے گئے۔

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

نواب صاحب کا اس قدر رب دوا تھا کہ

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

کسی کی جرات نہیں ہوئی کہ ان کی طرف گناہ اٹھا کر

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

بھی دیکھ سکے، نواب صاحب نے افسردہ کے

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

اس پر پھر ان کو نہایت سخت سب و بھج میں پست

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

معت مانت کی۔ افسردہ نے کہا کہ اگر زرین اور

میں نے اپنے دل میں ڈرانا بھی خوف و اندیشہ نہ لائے

دوا ہے دیدہ جانے تو میرے کو کوئی کھات نہیں ہے

لو کہ ماحول نے پہاڑ کی جگہ پر بیٹھ کر

جو قوم سب پریش ہو کر رہی تھی

سرواں کے گھر۔ دوسرے مذہب کو ذاب کیا

پہاڑ شریف کے گھر۔ ان سب لوگ میرے تھے

ذاب ماحول نے سب سے کہا کہ جو لوگ ذاب

کئے گئے ہیں وہ میرے ہیں وہ

میرے ہیں۔ اور جو نہیں چاہتے وہ کہیں

ہیں یہ سن کر کہ لوگ ملے ہو گئے

ان کے دیباہی رشتہ رشتہ سب لوگ ملے ہو گئے

میرے ایک سکے اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ ذاب کیا

تو سب کو روپیہ تقسیم کیا اس سکے کی طرف

توجہ نہیں دیا۔ دوسرے روز وہ بھی سکے ذاب

کئے۔ مگر ان کے ارادہ سے تلواریں باندھ کر

پہاڑ کی ایک طرف لے گئے اور

مختصر سترے نے روکا گردہ نہیں فیکس اور

کیتا چو اندر من میں بھو گیا۔ نواب صاحب نے

جوڑے تھے۔ غل شور کی آواز سن کر اٹھ گیا

۔ ہل سہرے باندہ کمر پر نکل آئے۔ اور کہہ

تلا کر پوچھا کہ کیا جانتا ہے۔ اس نے گستاخانہ

مجھ میں جواب دیا کہ تم نے بالکل الفاظ نہیں کیا

یہ الفاظ اس نے اس طرح کہے کہ اس کا

تھوک مڑ کر نواب صاحب پر گرا۔ نواب صاحب نے

غضباً کہ طور سے کہا کہ مردود ہم سے گستاخی کرتا

ہے۔ یہ الفاظ نواب صاحب نے ایسے ربڑ

آواز میں کہے کہ سکھ کے ہاتھ بیرون میں رہتے

پیدا ہو گیا۔ منہ میں پانچ گویاں کہے ہوئے

وہ گویاں گریہیں ابرو پر اس پختہ ہوا کہ

جس ارادہ سے آپ مناسب پہل کیا ۔ خواب میں

نہ آبرمان تھے ایک چپھی کہ آواز دی کہ اس مرد کی

سکین باغہ کو ۔ آبرمان تھے اس شخص کی سکین باغہ

میں چارو پیادہ مریہ ہیں ۔ خواب میں

اس شخص کو کہ تو ایسی چھپیا ۔ تو کہ اس شخص کی سخت

مخاضہ سکے حالات سے نکل کر نیاں گئیں ۔ ہم

جب اس کا فوری کا خبر ہوئی تو فورا گرفتاری

کئے گئے سوار دو ہائے گئے حسن اتفاق سے

اکتھ پناہی کے نیچے روٹی پکانا ہو رہی تھی ۔ سارا

پس اس کو گرفتار کر کے لے آئے ۔ خواب میں

کتنے بھاری میں پیش کیا گیا ۔ انہوں نے حکم دیا کہ

اس کو قتل کر دیا جائے ۔ خواب میں

میں نے اس کو قتل کر دیا ۔ تو اس حکم کا وہ نہیں

گیا کہ جس نے اس کے انہونی بنے سناش کی اور اس سے کہا

بغیر جان کر ادا۔ یہ کام نے ہی نواب صاحب کی

سینے میں پر سنا کر کر سیکھ کر چور دیا

فرخ خواہی اور دغاوری کاوش | ریاست کی فرخ خواہی اور

دغاوری نواب صاحب کی عورتی صفت تھی۔ ان

کی تمام عریاست کی فرخ خواہی بن بسر ہوئی۔ اور ان

کی زندگی کی خاص خصوصیت تھی۔ جب نواب صاحب کی

نواب تہا جان بگیم (معد کان) سے شادی ہو گئی۔ او

وہ نوابی کے مرتبہ پر چرچ گئے اس وقت ان کو

بنت سے متعلق اور اغوا کا سامان ہی بنت کو

موجود تھا۔ اگر نواب صاحب جانتے تو ریاست میں

بنت کی شکلات پیدا کرنے کا باعث ہو سکتے تھے

لیکن نواب صاحب اپنے اسلاف کی پیروی سے

ایک طرف دین کے ساتھ ساتھ دوسری طرف دنیا کے ساتھ ساتھ

اور ہم غریب کو دیکھ کر نہ کہیں کہ میں غریب ہوں۔

میں نے سارا نقد دین کو دیا ہے اور میری

میں کہ میں نے زر دین اور وہاں کا مطلب

اور وہ دولت کا مطلب یہ ہے کہ دیا دیکھنا ہے کیا؟

میں سارا نقد دین کو دیا ہے کہ اگر وہاں کا

سارا نقد دین کو دیا ہے تو خود وہاں کا

میں کہ میں نے زر دین اور وہاں کا

سارا نقد دین کو دیا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس

میں کہ میں نے زر دین اور وہاں کا

سارا نقد دین کو دیا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس

میں کہ میں نے زر دین اور وہاں کا

سارا نقد دین کو دیا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس

شجرہ اپنے المین کا بائیں ہاتھ تھیں۔ ایک

جب سرکار دورہ میں تھیں تو نواب صاحب نے

اپنے باغ کے دورہ کا قصد کیا اور ابازت پا ہی

تو جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم خود محال دوراہ کا اور

اُس کے آٹھ روز بعد سیہور کی داپسی کا ارادہ رکھتے ہیں

مانند محمد حسن خان صاحب نائب بخشی اس اثناء میں

غلام مذہم خان کی ملاقات کو ہمارے ہمراہ جائیگے

ایسی صورت میں اُن کی داپسی پر تمہارا ہوپال سے

بانا مناسب ہوگا۔ یکایک میں تمہارا مانا ترین معلوم

نہیں سمجھتی۔ کیونکہ انتظام ہوپال کی طرف سے تردد پڑیگا

اور تمہارا ہوپال میں نہ موجود ہونا بے المہمانی کی حد

ۛ

نواب خدیوہ بیگم کو بھی نواب صاحب پر اس قدر

معلوم تھا کہ جب خدیجہ نے ندیم و دایہ کا بھگوان

سے نوابوں نے یہی نواب سکندر بیگم کو مشورہ دیا

کہ برقرار اور احوال و دور کے سپرد کل انتظام کیا

جائے، اور ان کی پوری خاطر اور دیکھی جائے

نواب سکندر بیگم نے ان کو المیان دلا یا کہ میں نواب

فیروز الدولہ سجاد کے اتفاق سے بندوبست کرتی ہوں

فرنگہ جن مسعودی کی بنا پر نواب شاہ جان بیگم صاحبہ

دولہ خان، کی شادی نواب صاحبہ سے کی تھی وہ بھرتی

پوری ہوئیں۔ اور نواب صاحبہ نے اپنے آپ کو

ہر طرح سزا کے اہتمام کے قابل ثابت کیا اور نہ صرف

یہ بلکہ نواب صاحبہ کی اقامت و فرمان برداری

نیل ایک سات خند فرزند کے کرتے رہے اور

بیشہ ان کے ہر حکم کی تعمیل کو اپنا فرض سمجھا۔

پھر یہ ہے کہ نواب صاحبہ کا غلام، ان کی

تجربہ اور صفات خواتین کی بنیاد پر یہ رشتہ

نایم خواہ۔ خواہ سکنہ رگم نے جب اُن میں دو تہام

نہ بیان پائیں خواہ کسرٹ (خوب رہے) یا ایک با

مکملان کے لئے لڑی تھیں انہوں نے انتخاب کیا، لیکن

خواہ صاحب کی دو جہانگانہ عیبتیں انہوں نے بھی

نایم رکھیں۔ وہ ایک طرف اُن کے ساتھ ہمیشہ

واماد کے جو بگائے فرزند کے ہوتا ہے سخت

اور انہ کرتی تھیں۔ اور دوسرے طرف اُن کی

اصلی صفات کی قدر دان تھیں۔ اور اس ازدواج کے

ساتھ اُن کو مخلوط بنیں کرتی تھیں۔ اور میں سمجھتی

ہوں کہ خواہ صاحب کا یہ ایک بہت بڑا افتخار تھا

ایک مرتبہ خواہ

صاحب اور خواہ شاہ جان بیگم میں شکر رنجی ہو گئی

تھی۔ اور خواہ صاحب چند روز کے لئے بیرون

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

وہ بے فکر رہے کہ یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے یہ سب سیکھ لیا ہے

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

چشمِ بزمِ بخت و بخت و بخت و بخت

تشیع کا جدید موقف ایک سلسلہ

گاہ و گاہ پتہ علم و دعت اور طرز پر درج ہے

طب کا اہل کتب و شرف تھا اور دوا میں فن میں اُن کی

طہارت بہت وسیع تھیں اور فن طب کی کتابوں کی

مت اچھا ذخیرہ اُنھوں نے جمع کیا تھا۔ طب کے

علامہ اُنھوں نے دیگر علوم و فنون کی غایت نادر اور

کتابیں برپا، فارسی کا جمع کی تھیں۔ اگر کتابیں اُن کے

کتب خانہ میں ایسی تھیں جو اب نایاب ہیں۔ علامہ

ابن عربیہ کے بعض مخطوطات برائے بھی تھے جو اب کمین

دستیاب نہیں ہو سکتے۔ علامہ اسلام کی اور بھی

بہت سی نادر اور اچھی و کتابیں تھیں، لیکن سخت کم ہیں

کہ جس کا مطالعہ خزانہ اُن کے اخلاف کی تاقدری

کے ائمہ میں کل کا کل ہوا ہو گا۔

تاریخ حیدر آباد کے متعلق بیان کیا گیا ہے

کہ اس میں یہ کہیں کہیں اور جہاں تک وہ سزا دے رہا ہے

ان کتابوں کے تلف و برباد ہونے سے یہ مسئلہ کا

مگر ان کی اولاد نے ان اہم و اہم جواہرات کو دیکھ

سے نظر کر دیا اور سب کتابیں کھا دیا کر رہ گئیں

مضامین | نواب صاحب کو نام و نمود سے سخت نفرت

تھی اور وہ کوئی نیکی کا کام کسی کے دکھانے کے لئے

نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کسی نے نواب صاحب

کو ملائیہ خیرات کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن اثر قدیم باشندگان

بمطابق یہ روایت سنی ہے کہ ان کے پاس تھی

کہ روزانہ مغرب کے بعد جب اچھی طرح تاریکی ہو جاتا

تھی ایسا باس پتھر جس سے کوئی پتھر نہ کے محل سے

تشریف لے جاتے تھے۔ اور بوڑھی اور میٹھی

پہلے تو یہ کہہ دوں گا کہ یہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

جس کا نام ہے کہ وہ ایک ایسا ہے

نشد کہ چہ

ان کے رنج میں اسکی نام کو بھی یاد کرتے تھے۔

کایا سس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ گل کا انگوٹھا ہوتے

خیر لٹ کا پتلا نہ پینا کرتے تھے۔ دستہ سپر بھی ہلکا

مانڈ یا سیلہ باندھتے تھے۔ سبکی کبھی ٹو پلا لگایا کرتے

تھے۔ جب تک سپر سارا ہی کہ چھوہ پر ہوتے

اُس وقت تک منہیل باندھتے رہتے۔ شکر اس
اور ہمارے

کو فوجی لباس کے ساتھ خدمت تھی۔ پہلے لباس

میں گل کا مانڈ یا سیلہ ہوتا تھا۔

اُن کی سائرت میں بیان تک بادل کی داخل تھی

کہ اُن کی خاندان کی عورتیں تک اس کی بادی ہو گئیں

تھیں۔ اور سب کو خوب سلوہ تھا کہ وہ اب

زیادہ زیورات تک کو پہنہ نہیں کرتے۔

جنگل میں رہتے ہوئے

کے لیے کھانے کی چیزیں لے کر نکلتے تھے۔ اور

نہایت سادگی سے زندگی بسر کرتے تھے۔

پہلے کا وقت - آج کا یہ دور بہت بدلتا جا رہا ہے

پہلے تو صرف ایک دوکان کا یہ تھا کہ

پتلیں، جیسے کاغذ، دوکانوں میں ہی لگاتے تھے۔ اس کی

دکان کے مندرجہ ذیل تھے۔ اور مغربی ممالک میں

پتلیں، جو لوگ چھوٹے تھے ان کو دس

دوکان سے بہت سہولت ملتی تھی۔ یہاں روپے

بجائے نوٹوں کے لے لیا کرتے تھے۔ اور کہ مندرجہ

ذیل کے نوٹوں کی دوکان سے روپے لے لیا کرتے تھے

کے لیے، اور نوٹوں کی بڑے وسیع پیمانہ پر تجارت

کے لیے تھی۔ لیکن آج کے دور کی وفات کے لیے

کلمہ دوکانین برادر گشتی - برادر گشتی کی دکان

کہ میان بیٹے میرخان اور میرخان کی میرخان کی میرخان کی

کارہ بار اُن کے دونوں بیٹوں کا نام حضرت خان

اتر نذر میرخان (جو نوب صاحب کو بیٹے کی بیٹی کے ساتھ)

کے مقصود میں تھا انہیں کی غفلت اور بے احتیاطی

تباہ نیرباد ہو گئی - غرض نواب صاحب نے اپنی دکان

سے جو سرائے جمع فرمایا تھا وہ اُن کے دامادوں

کے لئے لکھنا شروع کیا تھا

بے توجہ کے نذر ہوا اور نذر اسامان جو باقی رہا

نذر ہوا

ان دونوں بیٹیوں کے اہلکار - نواب

نواب صاحب کی دکان

نواب صاحب کی دکان

نواب صاحب کی دکان

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

وہی بیان ہے کہ

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

فہم کند یکم ہج کو جانے عمل نہیں ملے گا نہ

میں طرح انتظام کے اور یہ بھی کر کے اپنی قایم مقامات

اس کے قایم رکھنے کی دیتیں کی تین ہی طرح ملتی ہیں

کے متعلق ہیں کہ ان میں اور پڑائیں نہیں ہوتیں اور نہ

متعلق آنکھوں نے تو اب شاہجہان یکم کو ایک عقل خط لکھا تھا

میں میں وہ خاکی ممالک پر ہر آیتیں کرتی ہوئی تھیں ہر

وہ برائے وہ اب صاحب جا در تو ہوں تمام نے اس طرح

کہ جیسا اصحاب کبار کا برائے اپنی بیویوں سے تھا

تو اب شاہجہان یکم نے بھی اپنی بیویوں اور چاہے

جو اختیارات بھی تو اب صاحب کو دیئے تھے اور کلام

تخلیہ از دہ اور تھانہ وندہ توں کے نام چھوڑ دیا

تخلیہ از دہ اور تھانہ وندہ توں کے نام چھوڑ دیا

تخلیہ از دہ اور تھانہ وندہ توں کے نام چھوڑ دیا

فرزہ بچا سنی کے ساتھ ساتھ لین اور دینا وقتاً آتات منٹا

خزائن اور ان کی منایات کا کوئی حد و پیمان نہ تھا۔

میان مجید محمد خان کو مثل اپنے فرزند کے اپنے نر

رکھتا تھا۔ ان کے تمام اخراجات اپنی دیوڑھی سے

کرتی تھیں لیکن بدھین فرق پیدا ہو گیا تھا اور یہ فرق خود

میان مجید محمد خان کی والدہ کی عقلندیوں سے ہوا تھا

ان کی یہ حالت اس درجہ پر پہنچ گئی تھی کہ خود نواب

سکندر بیگم کو حکمت علی کے ساتھ روکنے کی ضرورت محسوس

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

